اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ

اللہ ہی زمین و آسمان کا نور ہے

نوریہ

تالیف

حضرت میر سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق و تعلیق

غلام حسن حسنو
ایم اے

ناشر

ھارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر خپلو بلتستان

تیار کندہ:

این وائی ایف (منظور محمود یونٹ) کراچی

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ ہی زمین و آسمان کا نور ہے

NOORBAKHSHIA YOUTH FEDERATION
(NYF)
Manzoor / Mehmoodabad Unit
Karachi

نوریہ

Book No:............
Date:...............

تالیف

حضرت میر سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق و تعلیق

غلام حسن حسنو
ایم اے

ناشر
ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر خپلو بلتستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــ کتاب نوریہ

نام مصنف ـــــ حضرت میر سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ

نام محقق و مترجم ـ غلام حسن حسنو ایم اے

کمپوزنگ ـــــ غلام حسن حسنو ایم اے

سال اشاعت ـــــ 2 005

قیمت ـــــ

نام ناشر ـــــ ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر خپلو بلتستان

فہرست مضامین

مقدمہ	5	حمد و صلوۃ	17
وجہ تصنیف	17	نور کے تین مراتب	17
مرتبہ اول نور وجود	18	مرتبہ دوم نورعلم	18
مرتبہ سوم نورضیاء	20	ارادت حق و تلاش مرشد	21
طریق تربیت	22	مبتدی کے مشاہدات	22
طود اول	25	طور دوم	25
شیطان سے بچاؤ	26	نفس امارہ کے مشاہدات	27
نفس لوامہ کے مشاہدات	28	نفس ملہمہ کے مشاہدات	31
نفس مطمئنہ کے مشاہدات	32	مشاہدات حیوانات	33
مشاہدات طیور	34	مشاہدات نباتات	37
مشاہدات معدنیات	38	ارتقائے نفس کے مرحلے	39
نجات کو آسان سمجھنے کی حماقت	40	طور سوم	41
تصفیۂ قلب اور اس کے مشاہدات	41	اطوار دل کے مشاہدات	44
اہمیت پاکیزگی دل	45	طورِ چہارم تخلیۂ سر	47
طورِ پنجم تجلیۂ روح	48	طورِ ششم خفی	48
طورِ ہفتم غیب الغیوب	48	فنا و بقائے کامل	48
مظہر تجلیات	50	رویت باریٔ تعالیٰ	52
چار تجلیاتِ ربانی	56	تجلیاتِ آثاری	56
تجلیاتِ افعالی	56	تجلیاتِ صفاتی	57

تجلیاتِ ذاتی	57	دو اقسام حجاب	58
حجاب ظلمانی	58	حجاب نورانی	58
تجلیاتِ آثاری کے مراتب	59	تجلیاتِ افعالی کے مراتب	60
تجلیاتِ صفاتی کے مراتب	61	تجلیاتِ ذاتی کے مراتب	61
فنا اور اس کی اقسام چہارگانہ	62	فنائے جزوی تدریجی	63
فنائے جزوی دفعی	63	فنائے کلی تدریجی	63
فنائے کلی دفعی	63	بقا باللہ	63
سیر روحانی کا ایک واقعہ	64	سیر روحانی کا دوسرا واقعہ	65
سیر روحانی کا ایک اور واقعہ	66	سیر روحانی کی تعبیر و تشریح	67
بعض اصطلاحات	69	تجلی	69
فنا	69	بقا	70
عوالم سے متعلق انوار	70	سیر روحانی کی مزید تعبیر و تشریح	71
قیامت کا بیان	77	قیامت انفسی کی اقسام اربعہ	78
قیامت آفاقی کی اقسام اربعہ	79	حشر اجساد	82
تعلیقات	84	فہرست آیات	85
فہرست احادیث	87	فہرست اشعار	88

حضرت میر سید محمد نور بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میر سید محمد نور بخش رحمۃ اللہ علیہ کے آباء و اجداد بحرین کے رہنے والے تھے جہاں سے ان کے دادا حضرت عبداللہ امام علی بن موسی الرضا کے روضۂ مبارک کی زیارت کے لئے ایران آئے مراسم زیارت کی ادائیگی کے بعد وہیں قائین نامی بستی میں بس گئے وہیں سید محمد پیدا ہوئے ان کے ہاں یوم جمعہ 27 محرم 795ھ مطابق 13 دسمبر 1392ء ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے اپنے نام پر سید محمد رکھا جو آگے چل کر نور بخش کے نام سے مشہور ہوا کیونکہ بے حد ذہین و فطین واقع ہوئے تھے چنانچہ سترہ سال کی عمر میں اس وقت کے مروجہ علوم و فنون میں تبحر حاصل کیا اور پھر ذوالحجہ 819ھ ء میں روحانی تربیت کے لئے قطب دوران حضرت خواجہ اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ (مرید، داماد و خلیفہ میر سید علی ہمدانی) کے مرید ہوگئے پیر و مرشد آپ کی بے پناہ سعی و کوشش اور بے مثال خدا داد استعداد سے بے حد متاثر ہوئے اور بقولِ شمس الدین محمد لاہیجی ایک غیبی اشارے کے تحت نور بخش کا لقب دیا۔

آمدہ از غیب نامش نوربخش

بود چوں خورشید بامش نوربخش۱

آپ نے کچھ عرصہ مرشد کی خدمت میں ختلان ہی میں گزار دیے آپ کے مرشد خواجہ اسحاق ختلانی نے نہ صرف آپ کو خط ارشاد سے نوازا بلکہ اپنے مرید کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے اپنے مریدوں کو بھی نوربخش کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی ہدایت کی نوربخش کا اپنا بیان ہے کہ ؎

پیریم و مریدِ خواجہ اسحاق

آن شیخ شہید قطبِ آفاق

کو بود مرید پیر فانی

شاہِ ہمدان علیِ ثانی

دادند بہ حال ما شہادت

بردند سعادتِ شہادت۲

یہ واقعہ کوہ تیری ختلان میں یوم جمعہ 14 رجب 826ء کو پیش آیا تھا مسلک ہمدانیہ کے مرشد مقرر ہونے کے بعد آپ نے زور شور سے تبلیغ و ارشاد کا انقلابی سلسلہ شروع کیا جسے مرزا شاہرخ کے گورنر بایزید نے

۱۔ مثنوی اسرار الشہود ص ۲۔ دیوان نوربخش ص

سلطنت تیموری کے خلاف بغاوت پرمحمول کیاچنانچہ تیموری لشکر نے رات کے اندھیرے میں ان نہتے لوگوں پر دھاوا بول دیاجس کے نتیجے میں 80 صوفی وہیں شہید ہوگئے ۳ خواجہ اسحاق اور سید محمد نوربخش سمیت بہت سے صوفی گرفتارہوئے بعدازاں خواجہ اسحاق اوران کے بھائی شہید کردئے باقی صوفیوں کورہاکردیاجبکہ نوربخش مرزا کی موت (850ھ) تک قید، مختلف پابندیوں کے پابند ۴ اور جلاوطن رہے شاہرخ مرزا کی وفات کے بعدسلطنت تیموری کے مزید حصے بخرے ہوئے اس کے جانشین داخلی کشمکش کا شکار ہوئی جگہ جگہ اٹھنے والی شورشیں فروکرنے میں مشغول ہوگئے نوربخش کی جانب توجہ دینے کی کسی کوفرصت نہ ملی یوں آپ ہرقسم کی پابندی سے آزاد رہا اس دوران آپ نے بہت سے علاقوں کاتبلیغی دورہ کیا کتابیں اوررسالے لکھے حکومت کے اہلکاروں، عام لوگوں اورروسائے مملکت سے تعلقات استوار کیے یوں 73برس کی بھرپور انقلابی زندگی گزارکراس وقت کے مشہورشہر''رے،،(موجودہ ایرانی دارالحکومت تہران)کے مضافات میں واقع'' صولغان،، ایرانی تلفظ ''سولقان،، میں15 ربیع الاول 869ھ مطابق15 نومبر 1464ء کویوم جمعرات بوقت چاشت جان، جان

۳۔ روضات الجنان ج دوم ص۲۵۰ ۴۔ مثلا سیاہ دستارنہیں پہن سکتے تھے، باطنی تعلیم و تربیت کی ممانعت تھی، وطن سے باہرنہیں جاسکتے تھے اور لوگوں کو اپنے پاس جمع نہیں کرسکتے تھے تفصیل کے لئے دیکھئے مجالس المومنین ص ۲۲۷

آفرین کے سپرد کیا اپنے قائم کردہ باغ میں مدفون ہوئے آپ کا مزارمبارک اب بھی وہیں مرجع خلائق ہے ۵۔

اولاد و احفاد

آپ نے اپنی کتابوں رسالۃ الھدی اورصحیفۃ الاولیاء میں اپنے تین بیٹوں شاہ قاسم فیض بخش، میر سعد الحق اورسید جعفر ۶، دو بیٹیوں فخر النساء و خیر النساء اور بیوی کے علاوہ بھائی احمد اوربھتیجوں کا بڑے فخر کے ساتھ ذکرکیا ہے آپ کی وفات کے بعد آپ کے نامور مریدوں اور خلفاء نے بالاتفاق شاہ قاسم کو نوربخش کا جانشین بنایا چنانچہ انہوں نے نوربخشیہ تحریک کو آگے بڑھایا میرسعد الحق بچپن میں فوت ہوئے میر جعفر ایران سے افغانستان آکرترمذ میں گمنامی کی زندگی بسر کی لیکن ان کے بیٹے سید علی بونیرمیں سکونت اختیار کرکے بڑی شہرت حاصل کی اوراب تک صوبہ سرحد، قبائلی علاقوں اور افغانستان میں ''پیر بابا بونیری،، کے نام سے بے حد مشہور ہیں ۷۔

۵۔دیکھئے مقدمہ نفس شناسی ص۱۷ تاریخ بلتستان ص ۔۔۶۔ بعض لوگ محض ذاتی اور گروہی مفادات کیلئے مفید ایک لفظ کی خاطرچندسال قبل سے سیداحمدنوربخش کونوربخش کا بیٹابناکرتاریخی حقائق مسخ کررہے ہیں یہ صاحب در اصل چھابی''برہان نامۂ حقیقت،، کے مصنف ہیں جس کے قلمی نسخے پر'' دیوان نوربخش،، لکھا ہوا ہے اصل نام تو سید احمد ہے لقب نوربخش اور ۱۳۲۹ شمسی مطابق ۱۹۵۰ء میں فوت ہوا ہے ۷۔ دیکھئے حیات پیر بابا از محمد شفیع صابر

ایران میں نوربخش کی نسل شاہ قاسم سے بڑھی ان کے بیٹے شاہ بہاؤالدولہ حسن اور پوتے شاہ قوام الدین بڑے ذی علم صاحب تصنیف گزرے ہیں جو بالترتیب کتاب ہدایت الخیر اور کتاب نوربخشیہ مشتمل بر دس ابواب کے مصنف ہیں ۸

نامور خلفاء اور مریدین

آپ نے سیمابی طبیعت پائی تھی آپ خوددرس دیتے اور لوگوں کی روحانی تربیت فرماتے تھے ان کے علاوہ اپنے قابل اعتماد خلفاء اور مریدوں کوتبلیغ وارشاد کے لئے مختلف علاقوں میں بھیجتے، پڑھے لکھے لوگوں کی خط وکتابت اورتصنیف و تالیف کے ذریعے راہنمائی کرتے تھے، روحانی انقلابی نظام ''خانقاہ،، سے استادہ عام کردیا تھاان سب سے بڑھ کر آپ کی شخصیت ہی ایسی تھی کہ لوگ آپ کی جانب کھنچے چلے آتے اور استفادہ و استفاضہ سے بہرہ ور ہوتے تھے چنانچہ ان ذرائع سے استفادہ کرنے والے لاکھوں ہوتے تھے جس کا اندازہ مختلف تاریخی کتابوں اور نوربخش کے اپنے خطوط کی عبارات سے ہوتا ہے نوربخش نے اپنی کتاب رسالۃ الھدی اورصحیفۃ الاولیاء۹ میں بالترتیب

۸۔اول الذکر کتاب کا ایک باب اور ثانی الذکر سالم سبع المثانی کے حاشیے پر تہران سے میں شائع ہو چکی ہے ۹۔رسالۃ الھدی مہدئ موعود سے متعلق ہے جبکہ صحیفۃ الاولیا نوربخش کے اپنے زمانے میں زندہ اولیاء کا تذکرہ ہے

211 اور 46 جان نثار ساتھیوں کا ذکر کیا ہے آپ نے بعض نامور مریدوں کو سنت مشائخ صوفیہ کے تحت مختلف علاقوں میں دعوتی ذمہ داریاں دے کرروانہ کیا تھا جنہوں نے ان علاقوں میں تحریک نوربخشیہ کوخوب پھیلایا ذیل میں چند نامور خلفاء اوران کے اوطان کا نام درج کئے جاتے ہیں جن سے آپ کے اثرو نفوذ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے ۔

1-حاجی محمد متخلص بہ فراقی سمرقند

2- شیخ محمود بحری بحرآباد

3-مولانا حسین کوئی ماوراء النہر

4-برہان الدین بغدادی عراق

5-شمس الدین محمد متخلص بہ اسیری لاہیجان

6-شیخ محمد غیبی صولغان رے

7-شیخ محمد الوندی ہمدان

8-خلیل اللہ بغلان

9-مولانا حسن گیلان

10-سلیمان مکاری کشمیر

11-شیخ محمد اسحاق ملتان

جیسا کہ اوپر کہا ہے کہ نوربخش کی وفات کے بعد ان کے نامور خلفاء نے بالاتفاق سید قاسم فیض بخش کو نوربخش کا جانشین نامزد کیا تھا اور انہوں نے تحریک نوربخشیہ کی قیادت سنبھالتے ہی متعدد اقدامات کئے جن

کی وجہ سے یہ تحریک ایران و توران اور شام و مصر سے کشمیر و بلتستان تک پھیل گئی کشمیر و بلتستان میں تو صدیوں تک نوربخشیوں کو اقتدار بھی حاصل رہا اب بھی یہ سلسلہ متعدد ملکوں میں تھوڑی بہت فرق کے ساتھ متداول ہے ۔

آثار نوربخش

مسلک نوربخشیہ کے بزرگوں کا یہ امیاز رہا ہے کہ اس سلسلے سے وابستہ بزرگ اپنے اپنے وقت کے مروجہ علوم و فنوں کے تبحر عالم تھے اور ساتھ ہی تبلیغ وارشاد میں منہمک رہنے والے مبلغ دین اور مرشد طریقت بھی تھے علاوہ ازیں وہ تصنیف و تالیف کی اہمیت و افادیت سے بھی کماحقہ واقف و آگاہ تھے چنانچہ انہوں نے بکثرت کتابیں اور رسالے لکھے جو امتداد زمانہ کی چیرہ دستیوں کے باوجود اب تک محفوظ ہیں میر سید محمد نوربخش ان میں سے ایک ہیں آپ کی مختلف موضوعات پر اصل تصنیف 24 کتب و رسائل راقم کے پاس موجود ہیں آپ بہت اچھے انشاء پرداز اور منجھے ہوئے عرفانی شاعر ہیں آپ فارسی بالخصوص عربی زبان میں ایک خاص علمی و ادبی طرز تحریر کے بانی ہیں راقم کے پاس موجودآپ کی تصانیف کی فہرست یہ ہے

1 الفقہ الاحوط	2 رسالۃ الھدی	3 کتاب الاعتقادیہ
4 سلسلۃ الاولیا	5 صحیفۃ الاولیا	6 عبرت نامہ
7 واردات نوربخش	8 دیوان نوربخش	9 معراجیہ

10 اقسام دل	11 مکارم اخلاق	12 شرح حدیث عما
13 رسالہ در آیت	14 تلویحات	15 فوائد
16 انسان نامہ	17 معاش السالکین	18 کشف الحقائق
19 وجودیہ	20 نفس ناطقہ	21 قدوم وحدوث
22 جواب فقہاء	23 مکاتیب نوربخش	24 نوریہ کتاب حاضر

ان کے علاوہ وہ منسوب کتابیں بھی موجود ہیں جنہیں کچھ اہل علم نے لاعلمی و اشتباہ کی بنا پر آپ کی طرف منسوب کردی ہیں جیسے ڈاکٹراسد اللہ مصطفوی کا میرسیدعلی ہمدانی کا رسالہ درویشیہ بنام رسالہ نفس شناسی اور اسی کا سیدحسن شاہ کا اسی نام سے اردو ترجمہ اور سید والہ موسوی کا نجم الھدی اور علی محمد ہادی کا اسی نام سے اردو ترجمہ۔ بعض نے محض ذاتی گروہی مفادات کے لئے کتابیں خود لکھ کر منسوب کردیاجیسے سید قاسم شاہ کھرکوی کا کتاب نوربخشیہ ، تفسیر مزرعۃ الاولیا اور مصائب عترت الطاہرہ۔ مشتاق علی کا متن میراث جاویدان اورسجاد حسین کندوسی کا ترجمہ رفع اختلاف اوربعض نے دوسروں کی لکھی ہوئی کتابیں آپ کی طرف منسوب کرکے آپ پر ظلم ڈھانے کا جرم کیا جیسے عبدالرحیم دہ کردی کانورعلی شاہ کی جنات الوصال کوبنام کشف الحقیقت فی ...... شائع کرنا نہ صرف انہیں منسوب کرنا جرم ہے بلکہ اس کی حمایت کر نا ”عذر گناہ بد تر از گناہ،، کے زمرے میں آتا ہے

کتاب نوریہ

یہ کتاب نوریہ یا نور الحق کے نام سے فارسی میں ہے اس میں اخلاق حمیدہ ، رویائے صادقہ ، اطوار سبعہ ، انوار متلونہ ، درجات نفس ، نفسی ترقیات ، مشاہدات اورمکاشات اور تجلیات کا بیان ہے یہ اہل علم کے ہاں بڑی مقبول کتاب ہے یہ کتاب ابتک ایران میں دو بار پہلی بار شمسی میں سبع المثانی کے حاشیہ پر ”رسالہ نوربخشیہ“ کے نام سے اور دوسری بار 1351 شمسی میں احوال و آثار نوربخش میں ”نوریہ“ کے نام سے چھپ چکی ہے تاہم دنیا میں کسی اور جگہ اس کی اشاعت کا ہمیں علم نہیں ہے اب تک اس کے 13 قلمی نسخے دریافت ہوچکے ہیں جن کی تفصیل یوں ہے

1۔ذخیرہ اسعد آفندی سلیمانیہ میوزیم استنبول ترکی تحت نمبر ms-3702

2۔ ذخیرہ شہید علی پاشا سلیمانیہ میوزیم استنبول ترکی تحت نمبر ms- 1505

3۔ ذخیرہ شہید علی پاشا سلیمانیہ میوزیم استنبول ترکی تحت نمبر ms-1368

4۔خانقاہ احمدیہ شیراز ایران تحت نمبر 6/5

5۔کتابخانہ آیت اللہ مرعشی قم ایران تحت نمبر 8/935

6- کتابخانہ شورائے ملی تہران ایران تحت نمبر 2/66

7- کتابخانہ دانشگاہ تہران ایران تحت نمبر 3654

8- کتابخانہ دانشگاہ تہران ایران تحت نمبر 3285

9- کتابخانہ دانشگاہ تہران ایران تحت نمبر 1997

10- کتاب خانہ ملک تہران ایران تحت نمبر 4190

11- کتابخانہ جعفر صد قیانلو تہران ایران بلا نمبر

12- کتابخانہ سید شریف الدین غور سے خپلو بلتستان پاکستان بلانمبر

13-برات لائبریری (راقم السطور کا ذاتی کتابخانہ) خپلو بلتستان پاکستان بلانمبر

یہ کتاب اب تک ایران میں دو بار چھپ چکی ہے۔

14- پہلی بار یہ ۱۳۴۴ شمسی قمری میں سبع المثانی نامی کتاب کے حاشیے پر تہران سے شائع ہوئی اس کے ساتھ شیخ علاؤالدین بن نوربخش کا رسالہ نوربخشیہ اور بہاؤالدولہ حسن بن قاسم فیض بخش کی ہدایت الخیر بھی ہے۔

15-دوسری بار جعفر صدقیانلو کی احوال وآثار میر سید محمد نوربخش کے ساتھ میں تہران سے شایع ہوئی اس کے ساتھ نوربخش کے تمام رسائل بھی ہیں۔

خوش قسمتی سے مذکوہ بالا نسخوں میں سے شمارہ نمبر 1 اور 2 کی کمپیوٹر ٹریسینگ امریکن دانشور جناب شہزاد بشیر کے ذریعے 12 کی فوٹو کاپی جناب محمد حسین صوفی مقیم اسلام آباد کے ذریعے 7 کی فوٹو کاپی جناب آخوند زاہد حسین مقیم کراچی کے ذریعے 11 کی کاپی مع احوال و آثار سید محمد نوربخش کی فوٹو کاپی جناب سید اکبر علی المعروب بہ ابن الحسن کے ذریعے راقم کو ملی ہیں ۔

راقم ایک عرصہ سے بزرگان صوفیہ کی غیرمطبوعہ و نایاب کتب و رسائل منظرعام پر لانے کی سعادت حاصل کر رہا ہے اب تک نوربخش کے معاش السالکین ،کشف الحقائق ، انسان نامہ شائع کرنے میں کامیاب ہوا ہے زیرنظر کتاب کا سلیس اردو ترجمہ نوائے صوفیہ میں قسطوار شائع کرا یا جو شمارہ نمبر 60 سے 68 میں مسلسل شائع ہوا اب اسی ترجمہ کو جدید انداز اور

کتابی صورت میں نذر قارئین کی جا رہی ہے۔قارئین سے گزارش ہے کہ وہ درج ذیل باتیں نوٹ فرمائیں

1۔ترجمہ نہ لفظی ہے اور نہ ہی آزاد بلکہ مفہوم واضح کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے جہاں کہیں تشنگی پائی جائے وہاں متن کو ملاحظہ فرمائیں

2۔نوربخش کے دور میں مسلسل لکھتے چلے جانے کا رواج تھا عنوانات یا ذیلی عنوانات قائم کرنے کی کوئی ریت نہیں تھی جدیددور کے تقاضوں کے مطابق ترجمہ میں شروع سے آخر تک تمام عنوانات اور ذیلی عنوانات ہم نے خودقائم کئے ہیں تاکہ مطالب زیادہ سے زیادہ واضح ہوں ۔

3۔ہم نے انسانی امکانات کی حدتک درست مفہوم اخذکرنے کی کوشش کی ہے پھر بھی انسان ہونے کے ناتے کمی،تشنگی اورخطا و نسیان کا امکان موجود ہے قارئین سے گزارش ہے کہ وہ خود ان کو ٹھیک کریں اور ساتھ ہی ہمیں مطلع کریں تاکہ اگلی ایڈیشن میں درستی کی جا سکے۔

تشکرو امتنان

اوپر جن احباب کاکتابوں کی فوٹو کاپیاں مہیا کرنے کے سلسلے میں ذکر آیا ہے ان کے علاوہ جناب ڈاکٹر غازی محمد نعیم صاحب نے اردو ترجمے کی تصحیح کی ہے جناب شاہین نبی صاحب نے کمپوزنگ کے لئے ایک کمپیوٹر فراہم کیا ہے جناب الحاج فقیر ابراہیم اورصوفی غلام محمد کے علاوہ میرے بہت سے احباب مجھے بزرگوں کی کتابوں کے ترجمے کرنے ،کتابیں لکھنے اور ان کی اشاعت کی جانب ترغیب و ترہیب دیتے رہتے ہیں میں

ان تمام کا شکر گزار ہوں میری دعا ہے اور قارئین سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالی ان سب معاوئنین اور بہی خواہوں کی عمر دراز فرمائے انہیں آفات ارضی و سماوی سے محفوظ و مامون رکھے اور دونوں جہانوں میں کامیابی و کامرانی سے سرفراز فرمائے (آمین)

غلام حسن حسنو ایم اے
حسیر گرونگ خپلو
دسمبر 2005ء
ضلع گانگچھے بلتستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و صلوۃ

بے حد و غایت اور نے نہایت ثناء حضرت سلطان نورالانوار کے لئے ہیں کہ تمام افلاک علوی کے عقول و نفوس اور ارباب جذبہ و سلوک کی ارواحِ طیبہ ، اکابرِ انبیاء ،کمل اولیاء اور تمام خطۂ خاک کے مکین اور باسی سب اسی کی جمال کے پرتو ہیں اور جادۂ شریعت کے قائد ، سید الانبیاء ، حضرت محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلواتِ طیبات ہوں کیونکہ دارالسلام کی امامت اور ہدایت یافتہ انام کی ہدایت کا دارو مدار گزشتہ ادوار اور آئندہ اعصار میں آپ کے خلفاء ، اصحاب ، احباب اور آل پر منحصر ہیں ۔

وجہ تصنیف کتاب

اما بعد شیخ الواصلین ، مرشد المرشدین ، مظہر مکاشفات ملکیہ و ملکوتیہ مظہر تجلیات جبروتیہ و لاہوتیہ ، مربی السالکین ، شیخ شہاب الدین ، اللہ تعالی ان کے بلند برکات اور ذاتی و صفاتی تجلیات کو ہمیشہ قائم رکھے ، نے انوار اور ان کی تفصیل پوچھی تو چند کلمات لکھنا ضروری سمجھا تاکہ سالکین کے لئے ہر نور کی شناخت آسان ہوجائے ۔

نور کے تین مراتب

اے مرشد سالکین ! وفق اللّٰہ کمال العرفان اللہ تعالی آپ کو کمال عرفان کی توفیق بخشے ۔ جان لے کہ نور کا لفظ تین معنوں میں وارد ہوا ہے ۱۔وجود ۲۔ علم ۳۔ اور ضیاء

مرتبۂ اول نور وجود

مراتب انوار میں سے پہلا مرتبہ نور مطلق یعنی وجودِ مطلق و بیاض مطلق و ہویتِ غیب کا ہے یہ نور تمام رنگوں ، شکلوں ، صورتوں اور مثالوں سے منزہ و معرا ہے فصحاء کے بیانات ، علماء کے افہام اور حکماء کے اذہان اس نور کی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہیں ۔

مرتبۂ دوم نورِ علم

مراتب انوار میں سے دوسرا مرتبہ نور علمِ الٰہی ہے وہ عقل کل ، تعینِ اول اور جبروت کا نام ہے اور یہ سیاہ رنگ میں صورت پذیر ہو جاتا ہے۔

اول ما خلق اللّٰہ العقل   اللہ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا

اول ما خلق اللّٰہ نوری   اللہ نے سب سے پہلے میرے نورکو پیدا کیا

اول ما خلق اللّٰہ القلم   اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا

ایسی احادیث نبوی میں جو مختلف عبارات لسانِ رسالت پر جاری ہوئی ہیں ، اسی نور کی طرف اشارہ ہے یہاں خلق تقدیر کے معنی میں استعمال ہوا ہے یہ نور دانا یعنی جاننے والا ، شنوا یعنی سننے والا ، گویا یعنی

بولنے والا اور توانا یعنی طاقتور ہے اس تعین میں ذات باریٔ تعالی سات صفات کمال(حی ، علیم ،سمیع ، بصیر، قادر،اردت اور) سے متصف ہوتی ہے

هُوَالْحَىُّ الَّذِىْ لَايَمُوْتُ وہ زندہ ہے اس کو کوئی موت نہیں

وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ (البقرة۲۹) وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے

وَاِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ وہ جب کوئی اردہ کرتا ہے تو ''ہوجا،، کہنے سے ہوجاتا ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ (المائدہ ۱۲۰)وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

لَيْس كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (الشوری ۱۱) اس کی کوئی مثل نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے

یہ تمام صفات اس نور کی صفات ذاتیہ ہیں فلکی و علوی عقول و نفوس کے انوار اسی آفتابِ حقیقی کی کرنیں ہیں جو کواکب و سیارہ گان کے روزنوں سے آسمانوں پر چمکتے اور اسی آسمانی حرارت سے علم و حیات پاتے ہیں ان نورانی کرنوں کی تعین ثانی میں صفاتِ ذاتیہ کو صفاتِ فعلی اور ملکوت علوی کانا م دیتے ہیں یہیں سے آسمانی کرنوں نے عناصر اربعہ یعنی آب (پانی)و آتش(آگ) و باد(ہوا) و خاک(مٹی)اور موالید ثلاثہ یعنی جمادات ، نباتات اور حیوانات پر مشتمل اجرامِ کثیف پر پرتو ڈالا مصورۂ ہیولائی کی قوتوں ،مغیرۂ روحانی کی طاقتوں ، غاذیہ و نامیہ کی قوتوں ، باطنی مولدۂ نباتی کی قوتوں ، ظاہری حواسِ حیوانی کی قوتوں یعنی سامعہ ، باصرہ ،ذائقہ ، شامہ اور لامسہ ، باطنی حیوانی حواس یعنی حسِ مشترک ، خیال ، واہمہ ، حافظہ

اور ذاکرہ کی قوتوں کو تمام ہیولائی ، معدنی ، نباتی ، حیوانی نفس ناطقہ انسانی کی محرکہ و مدرکہ ارواح کے ساتھ بعض کو صرف نورِ حیات سے منور کیا اور بعض کو نور حیات اور نور علم دونوں سے منور کیا اس مرحلے میں انوار صفات متعالیہ کی روشنی کے تعین اور نشو و نما کو صفاتِ آثاری و ملکوتِ سفلی کا نام دیتے ہیں۔

مرتبہ سوم نورضیاء

مراتب نور میں سے تیسرا مرتبہ ضیاء ہے اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے　۱۔ ضیائے حسی　۲۔ضیائے مثالی

انوار حسی یہ ہیں کہ جن کو بصری قوت سے پایا جاسکتا ہے اور انوار مثالی وہ ہیں جو عالم مثال میں یا خواب ، غیبت یا صحو کی حالت میں حسِ خیالی کے ذریعے اس طرح مکشوف یا مشہود ہو باتے ہیں جس طرح آفتاب مختلف رنگین شیشوں پر چمکتا ہے تو وہ شیشے شعاع آفتاب سے نور پاتے ہیں اور اپنے سامنے کی چیزوں میں مختلف رنگوں میں اپنا عکس ڈالتے ہیں اسی طرح آفتاب جبروت شعاع ملکوت کے ساتھ افلاک کواکب کے شفاف اجسام پر چمکتا ہے تو ان افلاک وکواکب میں سے ہر ایک کوکب کے مخصوص طبقات پر مختلف رنگوں میں عکس ڈالتاہے جس کے نتیجے میں کیوان یعنی فلک ہفتم سے سیاہ رنگ ، برجیس یعنی فلک ششم سے کبوتری رنگ ، بہرام یعنی فلک پنجم سے سرخ رنگ ، خورشید یعنی فلک چہارم سے زرد رنگ ، ناہیدیعنی فلک سوم سے سفید رنگ ، تیرہ یعنی فلک دوم سے ملاجلا

رنگ اور قمر یعنی فلک اول سے سبز رنگ ظاہر ہوتا ہے۔

ارادت حق و تلاش مرشد

اے مرشد سالکین ! جان لے کہ انوار و ارواح تعین اول اور مبداء فیضان سے آخری تنزلات و نشائت انسانی جو جسمِ تعین اور تشخص کا حاصل ہے ، دائرۂ وجود کا نصف کہ

تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلَامٍ (القدر ۴) اس میں فرشتے اور روح ہرطرح کی سلامتی کا امر لے کر اترتے ہیں

اسی سے عبارت ہے شب قدر کو تنزل انجام پاتا ہے اور

هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (القدر ۴) پو پھٹنے تک

دائرۂ وجود کا دوسرا نصف کہ

تَعْرُجُ الْمَلٰئِکَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (المعارج ۴) فرشتے اور روح اسکی طرف بلند ہوتے یہاں ایک دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے

اسی کی طرف اشارہ ہے قیامت کے دن ترقیات کا آغاز ہوگا ان ترقیات کا آغاز یہ ہے کہ طالع مسعود سے جو عنایت ازلی کا مظہر ہے ، سالک کے دل میں اولیاء اللہ جو راہ سلوک کے مرشدین ،درگاہ الٰہی کے مقربین اور نوع انسان کے کاملین ہیں ، سے ارادت ظاہر ہوگا اس معنوی سبب کی قوت سے طالب حق مرشد کامل کی صحبت میں پہنچ جائے گا اور وہ حیوانی طبیعی تقاضوں بلکہ پاکیزہ انسانی خواہشات سے بھی منہ موڑ لے گا ان

اَلَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ
اللّٰہ (الفتح ۱۰) درحقیقت اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں
کے تحت دستِ اعتصام سے ان بزرگوں کا دامن تھام لے گا اور بموجب
تُوۡبُوۡا اِلَی اللّٰہِ تَوۡبَۃً نَّصُوۡحًا(التحریم ۸) اللہ کی طرف خلوص سے رجوع کرو
کے حکم کے تحت تمام ممنوعات اور فضولیات سے باز آئے گا اور
مُوۡتُوۡا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوۡا موت سے پہلے موت اختیاری سے مرجاؤ
کے تقاضوں کے تحت اپنی اختیاری طاقت اور قوت سے باہر نکل آئیگا اور
کَالۡمَیِّتِ فِیۡ یَدِ الۡغَاسِلِ غسال کے ہاتھوں میں مردے کی مانند
خود کو صاحبِ کمال کے سپرد کردے گا تاکہ صاحب کمال مرشد جو فقر میں کامل ہو ،یعنی فائے فقر جو نہایت کشف ہے ، قاف فقر جو نہایتِ حقائق ہے ، رائے فقر جو نہایتِ اطوار ہے اس خوش نصیب کو عبودیت کی پستی سے الوہیت کی عزت میں ، غرور و ریا کی پستی سے کبریا کی بلندی میں اور مکانِ ناسوت سے مکان لاہوت تک پہنچائے گا ۔

طریقۂ تربیت

اکثر کے نزدیک تربیت کا طریقہ یہ ہے کہ طالب مبتدی کو لباس و بدن کی پاکیزگی کے بعد آبِ توبہ و انابت کے ذریعے معصیت کی آلودگی سے پاک کیا جائے گا ۔

مبتدی کے مشاہدات

اس مرحلہ پر طاعت و عبادت کی برکت اورذکرِ لسانی کے نتیجے

میں اسے عالم مثال میں آباد مکانات ، خوبصورت عمارتیں ، سبزہ زار ، درخت ، بہت سے میوہ جات اور غذائی اجناس نظر آئیں گے (جن کی الگ الگ تعبیریں ہیں مثلاً)

☆اگراسے آباد گھر نظر آئے تو یہ سالک کا اپنا وجود ہے جو کم کھانا کھانے ،کم پانی پینے اور معدے کو خالی چھوڑنے کی بناء پر فاسد اخلاط اور زائد فضلات کے دور ہوجانے کے باعث اس کا خانۂ وجود آباد ہو جانے کی دلیل ہے ۔

☆اگراسے سبزہ زار دکھائی دے تو یہ سالک کا زمینِ وجود ہے جو طہارت ، عبادت اور ذکر سے خوشگوار اور صاف ہوگئی ہے

☆اگروہ معتدل ہوا دیکھے تو یہ سالک کی جسمانی صحت اور معتدل مزاجی کی علامت ہے۔

☆اگراسے گندم ، چاول ، نخود ، چنا ، باجرہ ، جوار نظر آئے تو یہ ادیان ، مذاہب ، سنن ، اور آدابِ شریعت و طریقت کی مثالی صورتیں ہیں ان تمام فصلوں کی جدا جدا تعبیر ذہین معبر(تعبیر بتانے والا)حال ، سال اور وقت کے مطابق بیان کرسکتاہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک ہر صفت پر منحصر نہیں ہے اس لئے یہاں ان کی تفصیل لکھنامناسب نہیں سمجھا ۔

☆اخروٹ اکثر اوقات علومِ ظاہری کا ثمرہ ہوتا ہے

☆ بادام علوم باطنی کا ثمرہ ہو تا ہے ۔

☆پستہ ریاضی اور موسیقی کے علوم کا ثمرہ ہو تا ہے ۔

☆انگور زیادہ تر نماز کا ثمرہ ہو تا ہے ۔
☆انگور کا رس طاعت کی مٹھاس کی دلیل ہے ۔
☆سرکہ طاعت کی مشقت سے عبارت ہے ۔
☆شراب و شربت محبت اور عشق کی سرمستی کی نشانی ہے ۔
☆خربوزہ کلمۂ توحید کا ثمرہ ہو تا ہے ۔
☆کھیرا ایسی کشادگی ہے جو اپنے پسندیدہ احوال میں سے ایک حال کی وجہ سے دل میں آتی ہے ایک اور قول کے مطابق باقی تمام پوشیدہ صورتیں خودپسندی ہیں ۔
☆تربوز اس ذکر کا میوہ ہے جو سستی کے ساتھ یا غلبۂ رطوبت کے ساتھ یا سکونِ حرارت کے ساتھ کیا گیا ہوا معبر کو چاہئے کہ سالک کے حال کے مطابق ان میں تمیز کرے ۔
☆سیب ، امرود ، بہی دانہ ، انجیر ، آلوچہ ، زرد آلو ، شفت آلو اور توت میں سے ہر ایک اگرچہ ایک ایک صفت پر منحصر نہیں ہے تاہم ان میں سے ہر ایک پھل مناسب مراسم و طبائع کی بناء پر کسی نہ کسی صفت سے متمثل ہوجاتا ہے اجمالی طور پر یہ سب تسبیح ، تہلیل ، تحمید ،تکبیر ، ادعیہ ، اوراد ، تلاوت قرآن حکیم اور متنوع عبادات (کے نتائج ہوتے) ہیں ۔
☆گلاب ، ریاحین اور دوسرے(خوشبودار)پھول ایسے اذکار اور عبادات کی روح صفا ہیں جنہیں سستی و ملال کے بغیر خوشی و مسرت کے ساتھ بجا لایا ہو اور ان کی خوشبوئیں اس بادِ نسیم کی بنی بھینی خوشبو ہے جو مقام

محبت سے مشتاقانِ لقائے الٰہی کے دل و دماغ کو پہنچتی ہے۔

طور اول

کیونکہ اس مرتبہ میں سالک ذکرجسمانی ولسانی کی بدولت پوری طرح تصفیہ پالیتا ہے اس لئے یہاں ایک سبزرنگ کا نورظاہر ہوتا ہے یہ نور ان اعمال کا نتیجہ ہے جو پاک وصاف اعضاء و جوارح سے صادر ہوں عالم عناصر و طبائع میں سبز رنگ عام رنگ ہے کیونکہ درختوں کے پتے اور تمام نباتات اسی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں اور

سَنُرِیۡهِمۡ اٰیَاتِنَا فِیۡ الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡ اَنۡـفُسِهِمۡ (فصلت۵۳) عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق میں اور ان کے اپنے نفس میں دکھائیں گے

کے تحت آفاق و انفس کے درمیان مناسبت و مطابقت ضروری ہے دیگر یہ کہ سبز رنگ فلک قمر سے تعلق رکھتا ہے اور یہ تمام افلاک میں سب سے قریب ہے ان ارضی و سماوی حقیقتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ نورسبز اعضاء و جوارح کی طاعت کا ثمرہ ہے اور یہی اس طائفہ کے اطوار سبعہ میں سے طوراول ہے۔

طور دوم

طوردوم شیطانی ، سبعی اور بہیمی اخلاق ذمیمہ سے خبیث نفس کا تذکیہ ہے نفس جب تک صفات شیطان میں گرفتار ہو ،نفس امارہ ہے

جب وہ صفات شیطانی سے پاک و صاف ہو جاتا ہے تو نفس لوامہ بن جاتا ہے نفس لوامہ جب صفات سبعی (درندگی) سے پاک ہوجاتا ہے تو وہ نفس ملہمہ بن جاتا ہے نفس ملہمہ جب صفات بہیمی (حیوانی) سے پاک و صاف ہو جاتا ہے تو وہ نفس مطمئنہ بن جاتا ہے ۔

اس مرحلہ پر عالم مثال میں نیلے رنگ کا نور جو طمانیت اور تزکیہ نفس کی علامت ہے ،ظاہر ہوتا ہے کیونکہ آفاق وانفس میں سبز رنگ کے قریب ترین رنگ کبود یا نیلا رنگ ہے اور عالم ظاہر میں سبزۂ اول کے بعد جو پھول کھلتا ہے وہ بھی رنگ کبود میں ہوتا ہے اور یہ سطح زمین سے زیادہ بلند بھی نہیں ہوتا پس یہ رنگ سبز رنگ سے اعلی اور باقی رنگوں سے ادنی ہے یہی وجہ ہے کہ طبیعی لحاظ سے اس وقت عالم باطن میں

اَلظَّاهِرُ عُنوَانُ البَاطِنِ ظاہر باطن کا عنوان ہے

کے تحت یہی رنگ ظاہر ہوتا ہے۔

شیطان سے بچاؤ

اے مرشد سالکین! اللہ تعالی تجھے شیطان سے بچائے (آمین) جان لے کہ تذکیہ سے قبل مقام نفس میں ابلیس دھوکہ کے ذریعے چاہتا ہے کہ اپنی ''نار'' کو ''نور'' بنا کر پیش کرے لیکن وہ نار جہنم کو آتشی آلائشوں سے پاک کرکے اسے بلند نہیں کرسکتا کیونکہ آلائش ہی عین شیطنت ہے اور کسی چیز کا اپنے عین سے جدا کرنا امر محال ہے اور بلند اس لئے نہیں کرسکتا کیونکہ بلندی انوار متعالیہ کا محلِ فیضان ہے کدورت اور نچلا پن کا صفائی و رفعت کے ساتھ ایک جگہ جمع ہونا محال ہے اور قرآن پاک میں شیطان کا یہ قول موجود ہے کہ

لَاٰتِیَنھُمُ مِنُ بَیُنِ اَیُدِیھِمُ وَمِنُ خَلُفِھِمُ وَ ان کے سامنے، دائیں اور بائیں جانب

عَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ (الاعراف ۱۷) سے انہیں گمراہ کرنے آؤں گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کواوپر کی جانب سے دخل اندازی حاصل نہیں ہے ہاں وہ دوسرے اطراف سے آسکتا ہے وہ کبھی نور مکدر (دھندلی روشنی) کی صورت میں اور کبھی کسی اور صورت مثلاً صورت انسانی میں آتا ہے جب وہ انسانی صورت میں آتا ہے تو وہ خوبصورت انسان کی شکل میں نہیں آسکتا بلکہ بدصورت شکل میں ہی آسکتا ہے اگر وہ اپنے مکروفریب کے ذریعے اپنے تمام اعضا کو خوبصورت دکھانے کی کوشش کریگا لیکن اس کی آنکھیں کبھی بھی خوبصورت نہیں بن سکینگی وہ یا تو اندھا بن کر آئے گا یا کانا۔ بہر طور شیطان اور دجال دونوں کی آنکھیں عیب دار ہونگی نیز شیطان کی باقی صفات جو طور نفس امارہ میں اوپر بیان ہوئے ہیں، دکھائی دینگی اور یہ سب جنی اوصاف ہونگے جو بدصورت یا خوفناک انسانی شکل میں یا ہلاکت خیز زہریلے اژدھے یا کیڑے مکوڑوں کی صورت میں یا مہلک و ہیبت ناک دھوئیں کی شکل میں دکھائی دیں گے۔

نفس امارہ کے مشاہدات

اس حال میں:۔

☆ اگر غول (چھلاوہ) دکھائی دے تو یہ کذب و افترا کی علامت ہے۔

☆ اگر سانپ دیکھے تو یہ صفت ریا ہے نہایت ناپسندیدہ وشہوت حرام کی صفت اور ریا کار ہونے کی علامت ہے۔

☆ اگر اژدھا دکھائی دے یہ ناموس وعزت دنیا کی صفت ہے اور یہ ایسا شخص ہے جس میں ناموس دین بالکل نہیں ہے اور وہ ناموس دنیا کی طلب میں سرگرداں ہے۔

☆ اگر چغل (گبریلا) دیکھے تو یہ ایسا شخص ہے جو دنیا سے آلودہ ہے اور وہ کمینہ لوگوں

میں سے ہے۔

☆۔۔کلس؟؟؟۔۔۔نظر آئے تو یہ مکاری کی صفت ہے۔

☆اگر ریچھ دیکھے تو یہ صفت بخل ہے اور وہ خود بخیل ہے۔

☆اگر زنبور نظر آئے تو یہ صفت حسد ہے۔

☆اگر بچھو یا زہریلی مکڑی دکھائی دے تو یہ شدید کنجوسی کی نشانی ہے۔

☆اگر ایسی آگ دیکھے جو

کسی گھر کو جلا رہی ہو تو یہ صفت ظلم ہے

اگر لباس جلا رہی ہو تو یہ فسق کی نشانی ہے۔

اگر بدن کو جلا رہی ہو اور اس سے تکلیف پہنچ رہی ہو تو یہ صفت کفر ہے۔

☆اگر خانہ تاریک دیکھے تو یہ لقمہ حرام سے باطن کے مکدر ہونے کی علامت ہے۔

☆اگر خانہ آلودہ (گندہ) نظر آئے تو یہ محبت دنیا کی علامت ہے۔

☆اگر وحشتناک یا ہولناک گھر دکھائی دے تو یہ فساد اعتقاد کی نشانی ہے۔

نفس لوامہ کے مشاہدات

جان لے اللہ تعالے تجھے توفیق بخشے (آمین) کہ نفس امارہ کے شیطانی صفات اور نفس لوامہ کے سبعی (درندگی) صفات میں یہ فرق ہے کہ

نفس امارہ خود شریر ہے اور شر کا حکم دینے والا ہے یعنی وہ خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

نفس لوامہ خود تو شریر ہے لیکن شر کا حکم دینے والا نہیں ہے یعنی وہ خود گمراہ ہے مگر دوسرں کو گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

نفس لوامہ اس حالت میں شریر ہے جب وہ امارہ سے تبدیل ہوکر لوامہ بن جاتا ہے اس مرحلہ میں بہت سخت اور بے آب و گیاہ پہاڑوں کے علاوہ بہت سے درندے نظر آتے ہیں پس اس مرحلے میں :۔

☆اگر شیر نظر آئے اور انفسی واقعہ ہو تو یہ تکبر کی صفت ہے اور اگر آفاقی واقعہ ہوتو یہ متکبر آدمی کی علامت ہے۔

☆اگر بندر دیکھے اور یہ انفسی واقعہ ہو تو یہ غیض وغضب یا بزدلی یا شیخی بگھارنے کی صفت ہے اور اگر آفاقی ہے تو یہ ایسا بزدل ہے جو خود کو بہادر دکھاتا ہے اور ڈینگیں مارتا ہے۔

☆اگر ریچھ نظر آئے تو یہ فسق و فجور اور گناہ کبیرہ کے ارتکاب میں جرات کی صفت ہے اور وہ ایسا ناپاک شخص ہے جو لہو و لعب میں بے باک ہے۔

☆اگر سور دکھائی دے تو یہ بے شرمی اور بے غیرتی کی صفت ہے یا اباحت پسندی یا ارتداد کی دلیل ہے یا ایسے شخص کی صفت ہے جو مذکورہ صفات سے متصف ہے۔

☆اگر لنگور نظر آئے تو یہ حرکات وسکنات میں تقلید شخصی کی صفت ہے حالنکہ طاعات اور عبادات میں تقلید کا پہلو معدوم ہوتا ہے۔

☆اگر لومڑی دیکھے تو یہ کسی مکار شخص کے ساتھ مکر کرنے کی صفت ہے ۔

☆اگر خرگوش نظر آئے تو یہ کسی حیلہ جو شخص کے ساتھ حیلہ بازی کرنے کی صفت ہے ۔

☆اگر گیدڑ دیکھے تو یہ لڑائی جھگڑے کی صفت ہے یا بدگوئی یا غیبت یا چوری یا کمینگی ہے یا یہ ایسا شخص ہے جو جھگڑالو ہے یا بدگو ہے یا غیبت کرنے والا ہے یا چور ہے۔

☆اگر بجو دکھائی دے تو یہ پوشیدہ خیانت کی صفت ہے یا بہتان طرازی یا افترا پردازی

یا غرور یا ان صفات کے قریب دیگر صفات ہیں اور یہ ایسا شخص ہے جو ان صفات میں سے کسی صفت سے موصوف ہے۔

☆اگر بھیڑیا نظر آئے تو یہ طمع یا ڈاکہ زنی کی صفت ہے اور ایسے شخص کے چور ہونے کی علامت ہے۔

☆اگر کتا دیکھے تو یہ غضب یا شہوت حرام یا ظالم ،غضبناک یا فاسق شہوت پرست یا طالب مال کی صفت ہے ۔

☆اگر کتیا دکھائی دے تو یہ شہوت کی صفت ہے نیز ایسے شخص کے فاسق یا فاسق زانی ہونے کی علامت ہے۔

☆اگر بلی دکھائی دے تو یہ دشمنی کی صفت ہے اور وہ کینہ و عناد والا آدمی ہے۔

☆اگر چوہا نظر آئے تو یہ مال جمع کرنے میں حرص کی صفت ہے اور وہ صاحب مال اور حریص ہے۔

☆اگر چیونٹی دیکھے تو یہ کھانے کی اشیاء جمع کرنے کی صفت ہے۔

☆اگر چچڑی دکھائی دے تو یہ غم کی صفت ہے ۔

☆اگر مچھر نظر آئے تو یہ چغل خوری کی صفت ہے ۔

☆اگر مکھی دیکھے تو یہ شکوہ یعنی خوفزدگی کی صفت ہے۔

☆اگر کچھوا دکھائی دے تو یہ امور صوری میں سے کسی امر میں اہتمام کی صفت ہے ۔

☆اگر جنگلی چوہا نظر آئے تو یہ دفع مضرت کرنے کے لئے چھپنے یا راہ فرار اختیار کرنے کی علامت ہے۔

☆اگر چمگاڈر دیکھے تو یہ عجب کی صفت ہے یا صفت درشتی یا غضب کی صفت ہے یا

صفت غیرت ہے اور یہ ایسا خود پسند شخص ہے جو کبھی کبھی صفت شجاعت سے بھی متصف ہو سکتا ہے۔

☆اگر ببر شیر نظر آئے تو یہ شجاعت کی صفت ہے یا کامیابی کی علامت ہے یا غرور یا ایسا بہادر شخص ہے یا فاتح یا مغرور ہے۔

باقی تمام درندے اور کیڑے مکوڑے اخلاق ذمیمہ اور صفات خسیسہ کی صوری تمثیلیں ہیں سخت صفات ذمیمہ ہولناک درندوں اور خطرناک زہریلے کیڑے مکوڑوں کی صورت میں نظر آتی ہیں جبکہ معمولی صفات خسیسہ کم خطرناک درندوں اور کم زہریلے کیڑے مکوڑوں کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں۔

نفس ملہمہ کے مشاہدات

جب نفس لوامہ سے بدل کر ملہمہ بن جاتا ہے تو چھوٹی پہاڑیاں (ٹیلے) اور نرم و ہموار و ناہموار زمین مثلاً پشتے، درے اور مختلف جانور نظر آتے ہیں مثلاً :۔

☆اگر گائے نظر آئے تو یہ بسیار خوری کی صفت ہے۔ اگر گائے عمر رسیدہ ہو تو یہ بھی زیادہ کھانے کی علامت ہے اگر بچھڑا ہو تو اشتہا کی صفت اور کھانے کی فکر میں رہنے کی علامت ہے اگر گائے کمزور ہو تو معاشی قلت کی نشانی ہے اگر بکثرت گائیں نظر آئیں تو یہ صفت معاش کی فراوانی سے عبارت ہے یا ان قسم قسم کے کھانوں کی علامت ہے جن کا خیال سالک کے دل پر گزرتا ہے ۔

☆اگر جنگلی جانور دکھائی دے تو یہ اوصاف کمال سے وحشت اور ارباب کمال سے بے تعلقی کی نشانی ہے یا ایسا شخص ہے جو وحشی یا بے گانہ ہے اگر اس کی بڑی سینگ یا بہت سی سینگیں ہوں تو یہ نخوت وخودسری کی علامت ہے۔

☆اگر بھیڑ دکھائی دے تو یہ صفت نفاق یا صفت مکروفریب یا یہ منافق اور مذبذب شخص ہے ۔

☆باقی جانور اور جنگلی حیات کو بھی مذکورہ بالا صفات سے مشابہ اور قریب ترین صورت کی مثالی صفات ہیں۔

نفس مطمئنہ کے مشاہدات

جس وقت نفس ملہمہ تبدیل ہو کر نفس مطمئنہ بن جاتا ہے تو نرم و ہموار زمین نظر آتی ہے جو قابل زراعت و آبادی ہوتی ہے اس وقت

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا موت طبیعی سے پہلے اختیاری موت سے مر جاؤ

کے تحت وفات پانا اور غسل و تکفین دینا نماز (جنازہ پڑھ کر) دفن کیا جانا واقع ہوتا ہے اور

مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُه جو مر جاتا ہے اس پر قیامت برپا ہو جاتی ہے

کے تحت درندگی، شیطانی اور حیوانی صفات سے موت اختیاری کی بناپر قیامت صغری قائم ہو جاتی ہے جو قیامت ہائے انفسی میں سے ایک ہے۔

مشاہدات حیوانات

اس تبدیلی کے آغاز میں بعض جانور دکھائی دیتے ہیں جو خاصیت کے لحاظ سے انسان کے نزدیک تر ہیں مثلا گھوڑے، اونٹ اور گوسفند وغیرہ

☆اگر گھوڑا نظر آئے تو یہ نماز وطاعات کی صفت ہے فرض نماز سواری کا گھوڑا ، سنت نماز اونٹ اور نوافل کی علامت گدھا ہے جو سواری کے قابل اور خوش رفتار ہو کبھی سپاہی اور اسلحہ بردار بھی نظر آتے ہیں تو یہ نمازی اور اصلاح کرنے والے کی صفات ہیں اور کبھی یہ دولت و مراد پانے کی صفت ہے۔

☆اگر ہاتھی دیکھے تو یہ طاقت وتحمل کی صفت ہے یا نادانی کی علامت ہے۔

☆اگر اونٹ دکھائی دے تو یہ اسلام کی صفت ہے اگر اونٹوں کا قطار دیکھے تو یہ سنت و جماعت ہے اگر اونٹوں کو مست دیکھے تو یہ صفت عشق ہے یا صفت شوق یا صفت سکر یا صفت وجد یا صفت وجدان مقصود ہے یا یہ عاشق یا مشتاق یا مستی کی علامت ہے۔

☆اگر گوسفند نظر آئے تو یہ بھی اسلام کی صفت ہے یا مومن شخص ہے۔

☆اگر اگر کوئی جنگلی جانور دیکھے جو سدھایا ہوا ہو تو یہ اطاعت وارادت میں ترقی کی صفت ہے یا یہ ایسا شخص ہے جو سالک رہ چکا ہے ۔

مشاہدات طیور

لیکن پرندے اگر چہ اطوار دل میں سے کسی ایک طور پر یا منازل روحانی میں سے کسی ایک منزل پر منحصر نہیں ہے پرندے ہمت کو ظاہر کرتے ہیں اور بلندو پست ہمت کو تمام مقامات میں دخل ہے تاہم یہاں تمام جنس حیوانات کی مناسبت سے ان کے خواص لکھے جاتے ہیں۔

☆مرغ خانہ پست اموراور فکر معاش کی صفت ہے۔

☆مرغا شہوت اور فکر نکاح میں ہمت صرف کرنا ہے۔

☆چڑیا رشتہ داروں اور ادنی ذات کے لوگوں میں نکاح کرنے اور شہوت کو تقویت دینے کی فکر میں ہمت صرف کرنا ہے۔

☆کبوتر دور یعنی اجنبی لوگوں میں نکاح کرنے یا خطوط بھیجنے یا ذکر دل کرنے میں ہمت کا صرف کرنا ہے۔

☆پہاڑی کوا دنیا کے معاملات میں ہمت صرف کرنا ہے۔

☆ جنگلی کوا دنیا کے معاملات میں دلی گومگو کے ساتھ ہمت صرف کرنا ہے۔

☆ گرگٹ دنیا کے مال، عزت اور منصب کے لئے ہمت صرف کرنا ہے۔

☆ بطخ کپڑے دھونے اور وضو کرنے میں ہمت صرف کرنا ہے۔

☆ راج ہنس جسمانی غسل کرنے میں ہمت صرف کرنا ہے۔

☆ باقی آبی پرندے ممنوعات سے نفس کی طہارت اور کھیل کود سے دل کی پاکیزگی میں ہمت صرف کرنے کی علامت ہے۔

اسی طرح شعر گوئی اور ایسے معاملات میں سوچ و بچار کرنے کی نشانی ہے جن کا تعلق کثرت کی آلودگی سے نفسانی طہارت کے ساتھ ہے مثلا

☆ اگر مچھلی نظر آئے تو یہ شعر گوئی کی صفت ہے جو توحید و معرفت سے مربوط ہو۔

☆ اگر چمگادڑ دیکھے تو یہ سرسری تقلید کرنے رسمی اعتقادات سوچنے اور حقائق واہل تحقیق سے دوری چاہنے میں ہمت صرف کرنا ہے۔

☆ اگر الو دکھائی دے تو یہ حصول دنیا پر ہمت صرف کرنا ہے اور اولیاء اللہ اور اہل عقبی سے دوری چاہنا ہے اسی طرح خواب سوچنا اور ہلاکت سے متعلق ڈرنا ہے ۔

☆ اگر چکور نظر آئے تو یہ امور معاش میں ہمت کا صرف کرنا ہے۔

☆ اگر ہدہد دیکھے تو یہ خطوط بھیجنے اور سفارت روانہ کرنے امراو سلاطین کا ظاہری وخفیہ قرب چاہنے اور دشمنوں کے درمیان صلح کرانے میں ہمت صرف کرنے کی علامت ہے۔

☆ اگر مینا دکھائی دے تو یہ فصاحت، تعلیم، علوم و معارف کے سیکھنے اور سکھانے میں ہمت صرف کرنا ہے۔

☆ اگر طوطی نظر آئے تو یہ معارف کی تقریر میں فصاحت پیدا کرنے اور علوم طریقت و

حقیقت کے سیکھنے سکھانے میں ہمت صرف کرنے کی طرف اشارہ ہے۔
☆اگر کونج دیکھے تو یہ حلال کمانے ،تجارت کرنے ،ضیافت دینے اور کھلانے پلانے میں ہمت صرف کرنے کی دلیل ہے۔
☆اگر چغد دکھائی دے تو یہ ذکر کرنے ،شب بیدار رہنے،اور گوشہ نشینی اختیار کرنے میں ہمت صرف کرنا ہے۔
☆اگر ممولا نظر آئے تو یہ بہت مشکل اور مشقت طلب امور میں ہمت کا صرف کرنا ہے
☆اگر لک لک دیکھے تو یہ حصول مال میں ہمت صرف کرنے کی طرف اشارہ ہے۔
☆اگر قیلواج دکھائی دے تو یہ دنیا کی طلب اور مال حرام کمانے میں ہمت کا صرف کرنا ہے
☆اگر مذرو نظر آئے تو یہ مال حلال کسب کرنے میں ہمت صرف کرنے کی دلیل ہے۔
☆اگر ابابیل دیکھے تو یہ دور دراز سفر کرنے اور حج ادا کرنے میں ہمت صرف کرنے کی علامت ہے۔
☆اگر شتر مرغ دکھائی دے تو یہ دشمنوں سے خود کو محفوظ رکھنے اور خطا سے بچانے میں ہمت صرف کرنے کی دلیل ہے۔
☆اگر بگلا نظر آئے تو یہ تقلید کرنے اور توحید سے دوری اختیار کرنے میں ہمت صرف کرنا ہے۔
☆اگر بلبل دیکھے تو یہ عشق وسماع اور موسیقی میں ہمت صرف کرنے کی دلیل ہے۔
☆اگر فاختہ دکھائی دے تو یہ طاعت کرنے قلب ونظر کی صفائی کرنے اور ذکر قلب میں ہمت صرف کرنے کی علامت ہے۔

☆اگر صعوہ نظر آئے تو یہ قناعت اختیار کرنے ،ذکر وعبادات سے مانوس ہونے اور ان پر کاربند ہونے میں ہمت صرف کرنے کی دلیل ہے۔

☆اگر قمری دیکھے تو یہ اذکار واطوار دل اور صفائے باطن میں ہمت صرف کرنا ہے۔

☆اگر باز نظر آئے تو یہ امور طریقت اور سالکوں کی ارشاد میں ہمت صرف کرنے کی دلیل ہے۔

☆اگر چرخ نظر آئے تو یہ امور شریعت اور تعلیم ادب میں ہمت صرف کرنے کی علامت ہے۔

☆اگر باشہ (چھوٹے جسم والا باز) نظر آئے تو یہ ملکی امور میں ہمت صرف کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

☆اگر عقاب نظر آئے تو یہ قومی ریاست اور سرداری میں ہمت صرف کرنے کی دلیل ہے۔

☆اگر ہما نظر آئے تو یہ صوری ومعنوی سلطنت کے حصول میں ہمت صرف کرنے کی علامت ہے۔

☆اگر طاؤس نظر آئے تو یہ اطوار دل میں سے طور خفی کے ساتھ ریاضت کرنے اور مراتب جبروت میں ہمت صرف کرنے کی نشانی ہے۔

☆اگر سیمرغ نظر آئے تو یہ تجلیات ذاتی سے مستفیض ہونے ،فنافی اللہ سے سرفراز ہونے ،عالم لاہوت میں مقام قرب میں رسائی پانے اور حضرت رب الارباب کی بارگاہ میں زبان سیمرغ سے حمد سرائی کرنے میں ہمت صرف کرنے کی دلیل ہے۔

انہی پر تمام دیگر پرندوں کا قیاس کرسکتے ہیں۔

مشاہدات نباتات

جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو وہ نباتات اور معدنیات میں سے بعض دیکھ لیتا ہے مثلاً کلم ، شلغم ، کرم ، چقندر ، لہسن ، اور پیاز وغیرہ ۔

☆ایسی بناتات کہ عرف عام میں ان کی جڑیں غذا اور خوراک بنتی ہیں

اگر یہ پکی ہوئی حالت میں نظر آئیں تو یہ نفس مطمئنہ کی نشانی ہے

اور اگر کچی حالت میں دکھائی دیں تو یہ عام نفوس کی مناسبت سے ہے مثلا

اگر کوئی زہریلا پودا دیکھے خواہ اس کی جڑیں ہوں یا شاخیں تو یہ ان اقوال وافعال کی صورت ہے جو اس سے صادر ہوتے ہیں اور کسی مومن کی ہلاکت کا سبب بنتے ہیں اس قسم کا پودا نفس امارہ کی صوری تمثیل ہے۔

☆اگر مولی نظر آئے تو یہ اہانت وتحقیر کی صفت ہے اور یہہ نفس لوامہ سے برآمد ہوتا ہے

☆اگر پیاز ولہسن پکے ہوئے نظر آئیں تو یہ نہی عن المنکر اور اقوال قبیحہ سے منع کرنے کی صفت ہے ۔

☆اگر کچی گوبھی دیکھے تو یہ خوشامدی اور سستی کی صفت ہے۔

☆اگر کچے شلغم دکھائی دے تو یہ نصیحت ،شفقت اور خیر خواہی کی صفت ہے اگر پکے ہوئے دیکھے تو یہ تواضع وانکساری کی صفت ہے ۔

☆اگر خام دھنیا نظر آئے تو یہ صورت دشمن یا مرد کی صفت ہے اور اگر پکے ہوئے ہوں تو یہ فرمانبردار اور ملاطفت کی صفت ہے یا پشت اور گردے کا طاقتور ہونا ہے ۔

☆ اگر خام چقندر دیکھے تو یہ ست کلامی کی صفت ہے اور اگر پکے ہوئے چقندر ہوں تو یہ ملائمت اور نرمی کلام کی علامت ہے۔

ان چاروں یعنی کلم، شلغم، مولی اور چقندر کی خام حالت نفس ملہمہ اور پکی ہوئی حالت نفس مطمئنہ کی صفت ہیں۔

مشاہدات معدنیات

نفس مطمئنہ کے اسی مرتبے میں بعض معدنیات نظر آتے ہیں مثلا چونا، گچ، پھٹکڑی، نمک، تیل، تانبا، سیسہ قلعی، گندھک، ہڑتال، نوشادر اور سرمہ وغیرہ

☆ خام چونا قساوت (سنگدلی) کی علامت ہے اگر وہ جلا ہوا ہو تو یہ ذکر میں ہمیشگی اور پابندی کی صفت ہے۔

☆ خام گچ بے کاری اور محرومی کی صفت ہے لیکن پکا ہوا، کوٹا ہوا اور بختہ گچ نفی حاطر، ثابت قدمی، کسر نفسی اور صاف باطن ہونے کی علامت ہے۔

☆ پھٹکڑی دھوکہ دہی، دشمنی، حسد اور بغض کی علامت ہے۔

☆ نمک ادب، تادیب، تربیت، تواضع، خضوع، خشوع، مودت اور رفاقت کی نشانی ہے۔

☆ تیل عشق مجازی کی صفت ہے۔

☆ تانبا سلوک و مشرب میں استعداد کی علامت ہے۔

☆ صاف سونا (کندن) رسوم و عادات کی کدورت سے تذکیہ نفس کی نشانی ہے۔

☆ سیسہ سستی اور کاہلی کی علامت ہے لیکن صاف سیسہ قبول نصیحت کی صفت ہے۔

☆ خام قلعی نرمی، خوشامد اور چاپلوسی کی علامت ہے لیکن صاف قلعی تربیت کے قابل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

☆ صاف گندھک خلوت و عزلت کی علامت ہے لیکن دیاسلائی تصفیۂ قلب کی نشانی ہے

☆ ہڑتال سحر خیزی اور قیام شب کی صفت ہے لیکن اکسیر ہڑتال تجلیۂ سر (باطن) کی علامت ہے۔

☆ نوشادر دشمنوں میں صلح کرانے اور نرمی کی علامت ہے لیکن روح نوشادر تجلیہ روح اور تجرید کی صفت ہے ۔

☆ سرمہ خاموشی اور حواس ظاہری کے حبس کی علامت ہے لیکن اکسیر سرمہ نفی خواطر اور تفرید کی طرف اشارہ ہے ۔

☆ اکسیر مرشدیت اور ہر طالب کے قابلیت کی علامت ہے۔

☆ کیمیا گری تربیت سالکین اور اخلاق ذمیمہ کے اخلاق حمیدہ میں تبدیل ہونے کی صفت ہے ۔

ارتقائے نفس کے مرحلے

جان لے اللہ تعالی تمہیں حقائق اشیاء کی معرفت عطا فرمائے (آمین) طور نفس میں سالک کی ترقی تنزل کے طریق پر ہے یعنی نفس امارہ جو شہر بدن میں شیطان کا کوتوال ہے اور جس پر ناری صفات کا غلبہ ہے، جب وہ ناری صفت سے تنزل اختیار کرتا ہے تو نفس امارہ سے نفس لوامہ بن جاتا ہے اور اس پر صفت ہوائی غالب آتی ہے جب وہ صفت ہوائی سے تنزل اختیار کرتا ہے تو وہ لوامہ سے ملہمہ بن جاتا ہے اور صفت آبی اس پر غالب آتی ہے جب وہ صفت آبی سے تنزل اختیار کرتی ہے تو وہ ملہمہ سے نفس مطمئنہ بن جاتا ہے اور صفت خاکی اس پر غالب آتی ہے تب اسے استقرار ملتا ہے اور وہ وقار ،تواضع ، خضوع اور خشوع کے اوصاف سے متصف ہو جاتا ہے۔

جب اس کی سبعی اور بہیمی صفات انسانی صفات میں تبدیل ہو جاتی ہیں تو اس

مقام پر اسے مومن، پرہیزگار، نیکوکار، صاحب خیر ،اہل صلاح، پاکیزہ اور عبادت گذار اور نفس مطمئنہ والے بہت سے لوگ نظر آئیں گے۔

جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھے پاک و پاکیزہ کرے (آمین) جب نفس اخلاق ذمیمہ سے پاک ہو جاتا ہے تب وہ خطاب

يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (الفجر ۲۷) اے نفس مطمئنہ!

کے قابل بن جاتا ہے اور امر

اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (الفجر ۲۷) اپنے رب کی جانب خوشی و مسرت کے ساتھ واپس آجا

پر مامور ہو جاتا ہے اور دل کی طرف واپس پہنچ جاتا ہے جو اس کی مربی ہے اخلاق حمیدہ سے آراستہ ہو جاتا ہے اور قوائے روحانی کے سلسلے میں حکم

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ (الفجر ۲۹) میرے بندوں میں داخل ہو جا

کے تحت داخل اور اس کے ساتھ منسلک ہو جاتا ہے جب نفس اپنے صفات سے فانی اور صفاتِ دل سے باقی بن جاتا ہے تو ہم اب اسے دل ہی کہیں گے دوبارہ نفس نہیں کہیں گے۔

اور جب وہ ملکوت ارضی سے ملکوت سماوی کی جانب ترقی کر جاتا ہے تو ابوابِ آسمانی اس پر کھل جاتے ہیں اور بموجب

وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ (الفجر ۳۰) اور میری جنت میں داخل ہو جا

وہ اہل جنت میں سے ہو جاتا ہے اور سعادتِ نجات پر فائز ہو جاتا ہے۔

نجات کو آسان سمجھنے کی حماقت

جان لے کہ واقعی انسان کو نجات بڑی مشکل کے بعد میسر ہوتی ہے مگر مرجئیہ کا

گروہ اور اہل اسلام میں سے عام نادان واعظ لوگ مغرور ہو کر یوں ہذیان بکتے ہیں کہ" آدمی اخلاق ذمیمہ اور اعمال قبیحہ کے باوجود بہشت میں پہنچ سکتا ہے" یہ صرف جھوٹ اور محض افتراء ہے

رنج بردم روز و شب عمری دراز
تا بصد زاری دری کردند باز

تو بدین زودی بدین در چون رسی
وز نخستین پایه بر سر چون رسی

☆میں نے عمر دراز کے روز وشب آہ وزاری کی مشقت اٹھائی تب ایک دروازہ کھلا
☆تم اتنے جلدی اس دروازے تک کیسے پہنچے؟

طور سوم

تصفیۂ قلب اور اس کے مشاہدات

تیسرا طور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کے ذریعے دل کی صفائی اور پاکیزگی ہے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ یہ ہیں احسان ، لطف ، جوانمردی، عطا، مروت، وفاداری ، محبت ، نرمی، شفقت ، عفو ، رحم ، تواضع ، حلم ، حیاء ، بشاشت، ورع ، تقویٰ ، عبادت ، اورطاعت وغیرہ ۔جب دل ان صفات سے موصوف ہو

جاتا ہے اور آئینہ دل لا الہ الا اللہ کے قلعی کی مدد سے غیر اللہ کے رنگ اور تعلق کی کدورتوں سے دھل کر چمکتا ہے تو روح و صفا کی مختلف اقسام اور نور وضیاء کی مختلف انواع اس میں عکس ڈالتی ہیں اور جبلی اخلاق حمیدہ اور اصلی اوصاف پسندیدہ معدنیات شریفہ اور جواہر نفیسہ کی صورت میں نظر آتے ہیں مثلا

☆اگر چاندی دیکھے تو یہ صفت سچائی ہے۔

☆اگر سونا دکھائی دے تو یہ اخلاص ہے۔

☆اگر موتی اور مروارید نظر آئے تو یہ حقائق توحید ہے۔

☆اگر لعل دیکھے تو یہ حکمت الٰہی اور محبت حقیقی ہے۔

☆اگر بیجادہ ؟دکھائی دے تو یہ حکمت ۔۔۔۔۔ اور محبت آ ثاری ہے۔

☆بلور طبیعی شاعری اور ہلکا پھلکا ہونے کی حکمت ہے۔

☆زمرد عفت (پاک دامنی) ہے۔

☆لاجورد نیکی و تقوی ہے۔

☆فیروزہ طاعت وعبادت ہے۔

☆یاقوت عدالت ہے۔

☆عقیق شجاعت کی نشانی ہے۔

☆برقی قوت ریاضت کی علامت ہے۔

☆لوہا اور فولاد باطنی قوتوں کی دلیل ہیں۔

☆مقناطیس محبت وانس کی نشانی ہے۔

☆الماس دانائی ، فراست اور نظر و غیبت ہے۔

☆شیشہ رقت قلب،نور تجلی اور نور سکر کے اقتباس کی نشانی ہے۔

☆جام دقتِ فہم اور صفائے ذہن کی علامت ہے۔

☆زہرمہرہ توبہ و انابت ہے۔

☆زنگار معدنی فصاحت،بلاغت،معرفت ،نصیحت اور کرامت ہے۔

☆سنگ یشب قوت حوصلہ اور طاقت ریاضت ہے۔

☆سنگ جزع باطنی وقار اور رسوخ ہے۔

☆چینی (چکنی مٹی) معرفتِ یقینی اور مشرب حقیقت ہے۔

☆سنباده؟؟؟؟؟استقامت ہے۔

☆سنگ مرمر استقامت کی علامت ہے۔

☆مقناطیس خدمت وطاعت میں ثابت قدمی ہے۔

☆حجرالیہود چھپانا اور مذلت قبول کرنا ہے۔

☆حجرالحیہ ۔سستی اور ریا کے ترک کرنے کی نشانی ہے۔

☆حجرالمحی ۔۔۔اور ترک لذت ہے۔

☆حجرالدم بھوک اور شہوات کا ترک کرنا ہے۔

☆حجرالذئب طمع کا ترک کرنا اور خلق سے مایوس ہو جانا ہے۔

☆حجرالقمر (سفید رنگ کا خاص پتھر) ذکر دل کی قوت ہے۔

☆سنگ یرقان (زرد رنگ کا خاص پتھر) نفس اور خوہشات نفسانی کی مخالفت ہے۔

☆سنگ عقاب لمبی امیدوں کا ترک کرنا ہے۔

☆حجرالنبی ذکر خفی میں قوت کی علامت ہے۔

☆ حجر الغار ریاضت میں کوشش و سعی کرنا ہے۔
☆ حجر القبور زبانی معرفت ، نظری تصوف ، علم طب اور حکمت طبیعی میں مہارت پانا ہے۔
☆ سنگ مردار قناعت اختیار کرنا اور ناز و نعمت ترک کرنا ہے۔
☆ سیماب حیاداری، فضائل کا چھپانا اور شہرت ترک کرنا ہے۔

اطوار دل کے مشاہدات

جان لو ! کہ اللہ تعالی تمہیں تمیز عطا فرمائے (آمین) اخلاق کا معدنیات پر اور معدنیات کا اخلاق پر اطلاق لازم نہیں ہے اگر چہ اکثر اوقات ایسا دکھائی دیتا ہے شاید لعل ،عقیق اور یاقوت دل ہو ، بجلی سر ہو رنگین شیشے اطوارِ دل ہو ،سونا وقار و تمکین اور عزت ہو باقی کو انہی پر قیاس کرنا چاہیئے اور یہ کہ شروع میں طور دل کے اندر محسوسات سفلی کی شکل میں آگ کی روشنیاں نظر آتی ہیں جیسے شمع ، چراغ ،قندیل، فانوس، مشعل اور دھواں اور آلودگی سے پاک سفید آگ ۔یہ بھوک کی آگ ، آتش ریاضت ،آتش ذکر ،آتش شوق،آتش عشق اور آتش وجد وغیرہ ہیں اگر چہ شمع نور شریعت کا اثر ہے اور چراغ نور طریقت کا اثر ہے لیکن یہ محسوسات علوی کے لباس میں بھی نظر آتے ہیں مثلا شہاب ثاقب، چاند اور ستارے وغیرہ

جب صفائے قلب بڑھ جائے تو نور دل سرخ رنگ میں نظر آتا ہے یہ انتہائی پاکیزگی کی وجہ سے شمع، چراغ اور کوبھی لباس سے بے نیاز ہوتا ہے اور یہ نور سالک کی قابلیت اور استعداد کے مطابق ہوتا ہے جو سالک کی قوت ،صحت، مزاج کی کمزوری ، دماغی سقم، کثرت وقلیل وکثیر دل کی حضوری و دلجمعی اور تفرقہ و پریشانی اور چھوٹا

یابڑا ہونے کی مناسبت سے مختلف طور دکھائی دیتا ہے ۔

جب سالک اہل صفاء اور نور بین بن جاتا ہے تو اسے طاعات وعبادات اور اخلاق وصفات پسندیدہ کے نور کا مشاہدہ ہوتا ہے مثلا نور وضو ، نور ذکر، نورروزہ ، نورحج ، نورزکوۃ ، نورتلاوت قرآن، نورتسبیح ، نورتحمید ، نورتکبیر ، نورتہلیل ، نورتمجید ، نورجملہ عبادات ، نورارادت ، نورانابت ، نورتوبہ ، نورزہد ، نورتوکل ، نورقناعت ، نورصبر ، نوررضا ، نورشوق ، نور ذوق ، نور عشق، نورمحبت ، نورجملہ اخلاق اور نورصفات روحانی۔ ان میں سے ہرایک نورکیفیت وخصوصیت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ممتاز ہوتا ہے جنہیں آگے انشاءاللہ بتایا جائے گا۔

اہمیت پاکیزگی دل

جان لو اللہ تعالی تجھے اطوار قلبیہ کے حقائق ودقائق سے روشناس کرے (آمین) کہ لوگوں کے دل مختلف ہوتے ہیں بعض دل مردہ ہوتے ہیں ایسا دل کفار کا ہوتا ہے آیت کریمہ

اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ (النحل ۲۱) وہ مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں

انہی کی خبر دیتی ہے یعنی گرچہ بظاہر وہ زندہ ہیں لیکن جب ان کا دل مردہ ہے تو حقیقت میں وہ مردے ہی ہیں کیونکہ حدیث نبوی

اِنَّ فِیْ جَسَدِ اِبْنِ اٰدَمَ لَمُضْغَةٌ اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ الْبَدَنِ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ الْبَدَنِ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ

بنی آدم کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست رہے تو سارا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ فساد زدہ ہوجائے تو سارا جسم فساد زدہ ہوجاتا ہے خبردار وہ ٹکڑا دل ہے

کے تحت مملکت بدن کی صلاح وفساد کا دارومدار دل کے صلاح وفساد پر ہے انسان کو چاہیے کہ وہ عمارت دل کی تعمیر کے لئے سعی وکوشش کرتا ہے اور اسے ایمان، علم اور معرفت کی پاکیزہ زندگی سے زندہ کرے طبیبُ حاذق جو مرشد کامل ہے، کی مدد سے ذکر، عبادات اور طاعات کی دوا دے اور شربت پلائے لہو ، لعب ، نفاق، دھوکہ دہی کے امراض اور تمام اخلاق ذمیمہ سے دل کو پاک و صاف کرے تاکہ وہ زمرۂ

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ان کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے پس
(البقرۃ ۱۰) اللہ نے اسے بڑھا دیا

سے حقیقی معنوں میں نجات پا جائے خوابِ غفلت اور عادتِ عام سے دل کو ہوشیار کرے تاکہ سلسلہ

اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَهُوْا آدمی خوابِ غفلت میں مدہوش رہتا ہے جب موت
(حدیث نبوی) آتی ہے تب بیدار ہو جاتا ہے

سے منسلک ہو کر نہ رہ جائے اور دل کی آنکھ کو مجاہدے کے سرمے کے ذریعے اور صاحب

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی (النجم ۱۱) آنکھ نے جو کچھ دیکھا دل نے اسے نہیں جھٹلایا

کی وراثت کی بدولت مکاشفہ ومشاہدہ کے کحل الجواہر (اصلی اور خالص سرمہ) سے سرگین بنائے تاکہ صفتِ

لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ (الحج ۴۶) وہ آنکھوں کے اندھے نہیں ہیں بلکہ دل کے اندھے ہیں جو سینے میں ہیں

سے موصوف بن کر نہ رہ جائے تب اس وقت قفسِ باطن سے سالک کا کبوترِ دل

وبجوفه ازیر کازیر المرجل آپ کے سینے سے ایسی آواز آتی جیسے دیگ میں پکتے ہوئے آتی ہے

کے مطابق بلند آواز سے ذکر الہی کر سکے گا جس کو ہر شخص کا کان سن سکے گا۔

جان لے اللہ تعالی تمہیں اطوار پر ثابت قدم رکھے (آمین) جب دل کفر و ضلالت کی ہلاکت سے آزاد ہو کر ایمان ویقین کی زندگی تک پہنچتا ہے تو نفاق وبدبختی صلاح ونرمی میں بدل جاتی ہے اور خواب غفلت سے

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا موت طبعی سے پہلے اختیاری موت سے مرجاؤ

کے سبب متنبہ ہو جاتا ہے اور اولیأ کی دائمی بصیرت کے ذریعے محبت دنیا کی گمراہی سے دنیا کی بے اعتباری تک پہنچتا ہے رعایت امر اور اشارات معنوی کی رعایت کے تحت غرور کی روئی کو گوشِ قلب سے باہر نکال دیتا ہے اور رعونت و ریا کے گونگے پن سے مبرا ہو کر ہمیشہ ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتا ہے صفائے دل بڑھ جاتی ہے طور دل سے طور سر کی جانب ترقی پاتا ہے نورِ سرخ جو اگرچہ نورِ زرد سے زیادہ منور ہے، نورِ زرد جو نور سرخ سے زیادہ پاک و صاف ہے، میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

طور چہارم تخلیۂ سر

طور چہارم جہالت، اعتقاداتِ فاسدہ، سرسری جھوٹی باتوں، خیالاتِ ظاہرہ اور غیر حق کی یاد سے سر (باطن) کو خالی کرنا ہے جب سر نورِ معرفت اور علوم وحقائق سے منور و مزین ہو جاتا ہے اور ہویتِ غیب کے ذکر میں ایسا مشغول ہو جاتا ہے کہ غیر اللہ کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہتی تو جمعیت خاطر اور صفائے باطن کمال کو پہنچ جاتی ہے اور نورِ زرد نورِ سفید سے جو زیادہ صاف ہے، بدل جاتا ہے اور طورِ سر سے طورِ روح میں ترقی کر جاتا ہے۔

طورِ پنجم تجلیۂ روح

طورِ پنجم تجلیۂ روح ہے اور یہ پست ہمتی سے بلند ہمتی کی جانب اور عالم سفلی کی تقلید و گرفتاری سے عالم علوی میں پرواز ہے ۔ جب شہباز روح ہمت کے بال و پر کھول لیتا ہے اور ملکوت کی انتہاء تک پرواز کرتا ہے اور کثرت کی حدود و قیود سے آزاد ہو جاتا ہے تب طورِ ششم جو خفی ہے، اس کا حال بن جاتا ہے۔

طورِ ششم خفی

طورِ ششم خفی ہے یہاں تمام الوانِ متلونہ سیاہ رنگ میں ختم ہو جاتے ہیں اور تمام تعینات متکثرہ عالم جبروت کی وحدت میں داخل ہو جاتے ہیں اس وقت خفی کا پرندہ شوق و محبت کے پروں کی مدد سے عالم جبروت کی بے کراں فضاؤں میں پرواز کرتا ہے عرش و فرش اور اس میں موجود چیزیں اس معزز کے قدموں کے نیچے آ جاتی ہیں۔

طورِ ہفتم غیب الغیوب

طورِ ہفتم غیب الغیوب ہے جب خفی کا طایر عالم جبروت کی سرحد میں پہنچتا ہے

تو وہ فنا پاتا ہے اور عنقا صفت اسم بلا مسمیٰ بن جاتا ہے -

فنا و بقائے کامل

وہ جسمانی اور روحانی تعینات سے کلی طور پر آزاد ہو جاتا ہے قید بشریت سے نکل کر خلعتِ الوہیت پہن لیتا ہے اور بقا باللہ پاتا ہے اس حال میں اصحاب مذاہب اور ارباب مشارب کے اتفاق سے خدادانی اور خدابینی اس کو مسلم و میسر ہو جاتی ہے اور جب ارباب بینش یعنی انبیاء واولیاؑ اور اصحاب دانش یعنی حکماء وعلماء کے متفقہ تمام دلائل کے تحت حضرت عقل اول یعنی حضرت علیم وحکیم بذاتہ و لذاتہ فی ذاتہ ازلی و ابدی وسرمدی طور پر دانا و بینا ہے

لَاتَاخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ (البقرہ۲۵۵) اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند

مظاہر تجلیات کے قطرۂ ارواح اور اعیانِ ثابتہ جبکہ

لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعَنِیْ فِیْهِ اللہ کے ساتھ میرا ایسا وقت بھی آتا ہے جس میں
مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ملائکہ کیلئے کوئی گنجائش رہتی ہے نہ نبی مرسل کیلئے

کے بحر احدیت میں غرق و نابود ہو جاتا ہے چنانچہ تمام صفات حتیٰ کہ علم وحیات تک سے نکل آتا ہے فنا فی اللہ جو محققینِ اولیاء کے نزدیک رائج اور معروف ہے ایسی محویت (و نیستی) سے عبارت ہے جب سالک اس حقیقی فنا اور احدیت سے بقا باللہ کو پہنچتا ہے تو سب سے پہلے علم وحیات کی بے مثال، بے رنگ اور بے صورت شرف سے مشرف ہو جاتا ہے اور وہ حضرت نورالانوار (ذات الٰہی) بے رنگ اور بے نہایت ہے اور حضرت علمی وتعین اول واحدیۃ الجمع یہی ہے اول حضرت جبروتی اور اول تنزلات لاہوتی جب واصل بقا باللہ کے سبب اس عالم میں قدم رکھتا ہے اور خود کو صفات الوہیت سے متصف دیکھتا ہے

اگروہ

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ جس نے مجھے دیکھا اس نے گویا خدا کو دیکھا

کہےتو اس نے بالکل حق بات کہی ہے کیونکہ ۔

قطرہ چون در بحر افتاد و شدہ فانی ز خویش

اسم اعظم خوان دگر وی را تو بحرِ بی کران

☆جب قطرہ بحرکل میں گرکر فانی ہو جاتا ہےتواب اسے اسم اعظم کہو یادریائے ناپیدا کنار

کلام اللہ کا نص قاطع اس معنی پر شاہد ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے وادیٔ ایمن میں درخت

کے اندر نور تجلی کا مشاہدہ کیا تھا اس وقت درخت جو مظہر تجلی بنا ہوا تھا سے ، ندا آئی کہ

اِنِّی اَنَا اللہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (القصص ۳۰) میں اللہ رب العالمین ہوں

یہ قصہ قرآن میں مکرر مذکور ہے جیسا کہ ۔

قَالَ لِاَهْلِهِ امْکُثُوْا اِنِّیْ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْ اٰتِیْکُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ اَوْجَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ فَلَمَّا اَتٰهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَکَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا اللہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (القصص ۳۰)

موسی نے اپنی اہلیہ سے کہا تم یہاں ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے میں (راستہ کی) کوئی خبر یا چنگاری لے آؤں تا کہ تم آگ تاپو جب وہ برکت والے وادیٔ ایمن میں پہنچا تو درخت سے آواز آئی کہ اے موسی میں اللہ رب العالمین ہوں

جب حضرت موسی نے درخت میں نور تجلی دیکھا اور ندائے

اِنِّیْ اَنَا اللہُ میں اللہ ہوں

درخت سے سنی تو یقین ہوا کہ درخت مظہر تجلی ہے اور اِنِّیْ اَنَا اللہُ اللہ کا کلام ہے

مظہر تجلیات

اس مقدمہ کی بنا پر وجودِ انسانی کا درخت جو معدنی ، نباتی اور حیوانی نشأت سے زیادہ بزرگ اور زیادہ کامل ہے اگر مظہر تجلی بن جائے تو اس میں کوئی تعجب نہیں ہے

حدیث قدسی

لَایَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ بندہ نوافل کے ذریعے مجھ سے قریب تر ہوتا جاتا حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهٗ ہے تا آنکہ میں اسے چاہتا ہوں جب میں اسے وَ بَصَرَهٗ وَ یَدَهٗ وَ رِجلَهٗ وَ لِسَانَهٗ چاہتا ہوں تو اس کے کان، آنکھ ، ہاتھ ، پاؤں فَبِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ وَبِیْ اور زبان بن جاتا ہوں پس وہ میری قوت سے سنتا یَبْطِشُ وَبِیْ یَمْشِیْ وَبِیْ یَنْطِقُ ، دیکھتا ، کام کرتا ، چلتا پھرتا اور گفتگو کرتا ہے

اس بات کی صریح دلیل ہے کہ بندہ بکثرت عبادت، طاعت، ریاضت ، اور مجاہدہ کی بدولت مظہر تجلی بن جاتا ہے۔

قاضی ناصر الدین بیضاوی اپنی کتاب طوالع میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر عقلی دلائل کی ذیل میں ہتھیار ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں

”صحیح بات یہ ہے کہ اس میں درستی کم ہے بیشک اس کی ذات وصفات کی حقیقت نظر عقل سے پوشیدہ ہے اے اللہ! علمائے ربانی پر رحم فرما جو انصاف کرنے والے اور اعتراف کرنے والے ہیں کہ عقل جزوی جب تجلیات جبروتی کے انوار کی تائید اسے حاصل نہ ہو تو وہ ذات وصفات حق کی معرفت سے قاصر ہیں“

حدیث نبوی

اِتَّقُوا فَرَاسَةَ الْمُؤمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ مومن کی بصیرت سے ڈرو کیونکہ یہ نور الٰہی سے دیکھتا ہے

اسی معنی کی تائید کرنے والی ہے کہ مومن کا چشم بصیرت چونکہ نورِ حضرت الٰہی سے منور ہوتا ہے تو وہ مغیبات پر مطلع ہوسکتا ہے بلکہ وہ صفات حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرسکتا ہے۔

رویت باریٔ تعالیٰ؟

بعض جہال ایسے ہیں جنہوں نے عربی الفاظ و عبارات میں سے کچھ سیکھ لیے ہیں ظالم حکمرانوں اور امراء کی ملازمت میں اپنے دین کو دنیا کے بدلے میں بیچ دیے ہیں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں بے فائدہ اختلافات اور فاسد تعصبات پیدا کر دیے ہیں تاکہ اس طرح خود کو نمایاں اور مشہور کریں جیسا کہ حدیث نبوی

سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ تم اپنے رب کو اسطرح دیکھوگے جس طرح چودہویں کے چاند کو دیکھتے ہو

میں تشبیہ کی وجہ رویتِ حسی یعنی حسِ باصرہ کو سمجھتے ہیں حالانکہ نوع انسان کے تمام کاملین جو ریاضات شاقہ بجا لاتے رہتے ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ چشم دل کو کشف و شہود کے نور سے منور بنائے تاکہ تجلی حق سے بہرہ مند ہوسکے اگر چشم حسی (آنکھ) سے جمال حق کا مشاہدہ میسر آتا تو جوبھی مومن اور کافر صاحب حس ہو، جمال مولی کا مشاہدہ کرسکتا حالانکہ ہر کوئی نور تجلی کا مشاہدہ نہیں کرسکتا پس ثابت ہوا کہ

حس اور عقل مشاہدہ و ادراک حق سے قاصر ہیں ہاں اس وقت کہ جب نور بصیرت سے منور اور موید ہو جائے تو حالت صحو میں کمل اولیاء کو جمال حبیب کا معائنہ ہوتا ہے لیکن اس قسم کی تجلی دو عادل گواہوں کی شہادت سے رویت حسی کو میسر نہیں ہوتی اول یہ کہ اگر اس تجلی کے وقت ارباب حاسئہ باصرہ میں سے کوئی اور بھی حاضر ہو تو وہ نہیں دیکھتا دوم یہ کہ وہ صاحب تجلی اس وقت حاسئہ باصرہ یعنی آنکھ بند کرلے ۔ جس طرح آنکھ کھولنے سے نظر آتا ہے بند کرنے سے بھی نظر آتا ہے (حالانکہ ان دونوں حالتوں میں فرق ہونا چاہئے جس طرح عام طور پر فرق ہوتاہے)اسی معنی کی بناء پر معین ہوا کہ وہ بصیرت ہے (جس کاعام)آنکھ کے کھلے روزن سے بھی دیکھتاہے اور کھلے روزن کے بغیر بھی دیکھتا ہے اہل جنت کا حق تعالی کو دیکھنا اسی طرح ہے کہ

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ (الطارق ۹) جس دن اسرار ظاہر ہو جائیں گے کے تحت ان کی آنکھوں کی بصیرت ہے ۔ اولیائے محققین کے نزدیک حدیث نبوی سترون ربکب الخ میں وجہ شبہ تحقیق رویت ہے نہ کہ رویتِ حسی ۔

قشریہ (اہل ظاہر)کا گروہ جو حقیقت امر سے بے خبر ہیں ، اس میں سے بعض روایت کو رویت حسی سمجھتے ہیں اور بعض رویت کو محال سمجھتے ہیں اہل تحقیق کے نزدیک یہ دونوں گروہ اگرچہ عالم صوری میں بڑے ماہر ہیں لیکن معرفتِ الہیات میں بالکل قاصر واقع ہوئے ہیں یہ اس

لئے کہ چیزوں کی معرفت و پہچان میں قوی سبب دیکھ لینا ہے علمائے رسمی جو معرفت الٰہی میں غور و فکر کرتے ہیں لیکن رہ رویت سے محروم ہیں۔
محققین مکاشف کے نزدیک وہ اختلاف لفظی ہے کیونکہ رویت اس وقت میسر ہوتا ہے جب بصیرت خود بصر (آنکھ) بن جائے یعنی چشم باطن چشم سر بن جائے اور ذات حق کا دیکھ لینا آیت

لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ (انعام ۱۰۳) آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کرسکتا ہے

کے تحت محال ہے اس مقدمہ کی بناء پر جو کہتا ہے کہ خداکو دیکھنا ممکن ہے وہ سچ کہتاہے یعنی چشمِ خدابین نے آثار ، افعال ، صفات اور ذات الٰہی کے مراتب میں

مَاكَذَبَ الْفُوَادُ مَارَاٰی (النجم ۱۱) جوکچھ دیکھا دل نے اسے نہیں جھٹلایا

اسی سے عبارت ہے

آئنه دل چوں‌شود صافی و پاك
نقشها بینی برون از آب و خاك

هم ببینی نقش و هم نقاش را
فرشِ دولت را و هم فرا ش را

☆ جب آئینۂ دل کدورتوں سے پاک و صاف ہوجاتا ہے تو آب و خاک سے ماوراء نقوش اس میں دیکھ لوگے

☆ اس میں تم نقش و نقاش اور فرش و فراش دونوں کا مشاہدہ بخوبی

کرلوگے

یعنی ذات حق اس کے صفات ،افعال اورآ ثارسب کچھ وہاں دیکھ لوگے

اور جو کہتاہے کہ خداکو دیکھانہیں جاسکتا اس نے بھی سچ کہا کہ یعنی ذات حق کو جو فنائے محض کے بغیر اس مرتبہ میں دیکھ لینا محال محض ہے حضرتِ ولایت، منبعِ ہدایت ، شاہِ اولیاء علی مرتضی فرماتے ہیں کہ رَئَیْتُهٗ فَعَرَفْتُهٗ لَمْ اَعْبُدْ رَبًّا میں نے اپنے رب کو دیکھا ، پہچانااور اسکو پوجا لَمْ اَرَہ کسی ایسے رب کو نہیں پوجا جسے نہ دیکھا ہو

(اس فرمان میں) رویت کو معرفت پر مقدم کیا ہے تاکہ محقق جان لے کہ معرفت کاملہ مقدمۂ رویت پر موقوف ہے ۔ اس قسم کا طور معرفت مجذوب سالک کے ساتھ مخصوص ہے حضرت خاتم الانبیاء(حضرت محمدؐ) اور آدم الاولیاء(حضرت علی مرتضیٰؑ) دونوں مجذوب سالک ہیں لیکن سالک مجذوب کا طور اس کے برعکس ہوتا ہے یعنی پہلے عبادت ہوتی ہے پھر معرفت اور پھر رویت ۔

بہرحال ارباب کمال ، تجلیاتِ جمال کے مظاہر اور سرادقاتِ جلال کے طائر ہوتے ہیں اور وہ اکابر انبیاء اور کمل اولیاء علیہم السلام ہیں یہ زمانہ جو ظہور ولایت کا زمانہ ہے ، اہل اسلام میں سے اکثر علماء و عوام نے جو اولیا کے معتقد ہیں ، اس گروہ کے مکاشفات ،مشاہدات ،تجلیاتِ ذات و صفات اور باقی کمالات اگرچہ کرامات و مشاہدات میں سے کچھ باتیں دیکھ لی ہیں جنہیں وہ تسلیم کرتے ہیں تمام خواص و عوام کی توجہ

اس طرف مبذول ہے کہ اولیاء میں سے کسی ولی کی صحبت میں پہنچ جائیں اور اس گروہ کے احوال و مقامات سے وہ محظوظ ہوتے ہیں جبکہ اکثر اہل زمانہ اہل دل کے طالب ہیں وہ ان کے معتقد ، حامی اور قائل ہیں لہذا جواز تجلیات پر زیادہ دلائل دینے کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ اب مراتب تجلیات کا تعین اور توضیح کی جاتی ہے تاکہ سالکین راہ اور مقربین بارگاہ الہ معارف و حقائق تجلیات کے میدان میں سبقت لے جائیں ۔

چار تجلیات ربانی

جان لے ! اللہ تعالی تجھے حقائق اشیاء کما حقہ دکھائے (آمین) اگر چہ تجلیات نا متناہی ہیں لیکن کلی اعتبار سے اس کی چار قسمیں ہیں (۱) تجلیاتِ آثاری (۲) تجلیاتِ افعالی (۳) تجلیاتِ صفاتی اور (۴) تجلیاتِ ذاتی

ا۔ تجلیاتِ آثاری

تجلیاتِ آثاری یہ ہیں کہ فلک الافلاک (عرش الہی) کی بلندی سے مرکز خاک تک بسائط و مرکبات اور علویات و سفلیات کی جسمانی صورتیں دکھائی دیں ہر صورت میں تجلی حق دیکھتے وقت جان لے کہ "یہ حضرت حق تعالی ہے" جب تک فنا پالے تو یہ تجلیاتِ آثاری ہیں تمام تجلیاتِ آثاری میں سے تجلی صوری یعنی انسان کی صورت کا مشاہدہ کرنا کامل ترین ہے۔

تجلیات افعالی

تجلیاتِ افعالی یہ ہیں کہ صفات فعل الہی میں سے کوئی صفت مثلا خالقیت ، رزاقیت یعنی صفات ربوبیت میں سے کوئی صفت متجلی ہو جائے یہ صفات ان سات

صفات ذاتی کے سوا ہونگے (جن کا ذکر آگے آئے گا)

تجلیاتِ صفاتی

تجلیاتِ صفاتی یہ ہیں کہ صفات ذاتی یعنی حی (زندہ) ، علیم (دانا)، سمیع) سننے والا ، بصیر (بینا دیکھنے والا) ، قدیر (قدرت رکھنے والا) ، مرید (صاحب ارادہ) یا متکلم (بولنے والا) متجلی ہو جائے۔

تجلیاتِ ذاتی

تجلیاتِ ذاتی یہ ہیں کہ تجلی کے بعد فنا پائے

صاحبِ تجلی کے اوقات کے لحاظ سے تجلیات مختلف ہوتی ہیں اگر حق تعالی کو دیکھ لے تو یہ تجلی ہے اگر مظہر حق بن جائے یعنی خود کو دیکھے کہ "وہ حضرت حق ہے "تو یہ اکمل واعلی ہے۔

تمام مراتب تجلیاتِ آثاری ،افعالی ،صفاتی اور ذاتی میں حق تعالی کو دیکھنا یا مظہر حق بن جانا جائز ہے پس اگر تم حق تعالی کو خود سے دور سمجھتے ہو تو

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (ق۱۶) ہم اس کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہیں پڑھو اور اگر اشیاء کو حق تعالی سے دور سمجھتے ہو تو

هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وہی اول وہی اخر وہی ظاہر وہی باطن (الحدید۳)

کو جان لو ۔

بہ مراتِ وجودِ جملہ ذرات
هویدا بین جمال حضرتِ ذات

☆تمام ذرات کے وجود کے آئینے میں جمال حضرت ذات کو ہویدا وعیاں دیکھ لو

اَلَآ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ محیط (فصلت ۵۴) خبردار وہ ہر چیز پر محیط وحاوی ہے

؎

وقتی که مشاهده فرماید

که جمیع حجب ارتفاع نماید

☆اس وقت آپ مشاہدہ فرمائینگے کہ تمام پردے ہٹ گئے ہیں

اقسام حجاب

جان لے !اللہ تعالی تجھ پر سے تیرا حجاب دور فرمائے (آمین) کہ حجاب دو ہیں

(۱)ظلمانی وتاریک (۲)نورانی وروشن

حجاب ظلمانی

تاریک پردے بندے کی جانب سے ہوتے ہیں یہ اخلاق ذمیمہ ،اعمال قبیحہ، اعتقاداتِ فاسدہ ، تعلقات دنیا ، موانع اور سفلی اشغال وغیرہ ہیں۔

حجاب نورانی

نوری پردے اللہ تعالی کی جانب سے ہوتے ہیں یعنی آثار حجابِ افعال ہیں اور افعال حجاب صفات ہیں اور صفات حجابِ ذات ہیں جیسا کہ کسی محقق نے کہا ہے ؎

جمالك فی کل الحقائق سایرٌ

و لیس له الا جلالك ساترٌ .

☆تمام موجودات میں تیرا جمال رواں وجاری ہے لیکن اسے تیرے جلال نے ڈھانپ رکھا ہے

بزیر پرده ای هر ذره پنهان
جمال جان فزای روی جانان

چو بر خیزد ترا این پرده از پیش
نماند نیز حکم مذهب و کیش

من و تو چون نماند درمیانه
چه مسجد چه کنش چه دیر خانه

☆ہر ذرے کے پردے کے پیچھے محبوب کا جمال جانفزا چہرا چھپا ہوا ہے
☆جب یہ پردہ ہٹ جائیگا تو کسی مذہب ودین کا حکم باقی نہیں رہیگا
☆جب من وتو کا امتیاز باقی نہیں رہے گا تو مسجد و کلیسا اور دیر و مندر کہاں رہینگے؟

تجلیاتِ آثاری کے مراتب

اگر عالم اجسام کے تعینات میں ہر ایک ایک پر تجلی ہو جائے تو یہ سب آثاری تجلیات ہیں تاہم تجلیاتِ آثاری کے مراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ تمام اجسام کی صورتوں میں دفعۂ واحدہ میں حق تعالیٰ کو دیکھے پھر تجلیات افعالی سامنے آتے ہیں اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں

پہلی صورت یہ ہے کہ کسی وقت بھی کوئی ایک ہی صفت مثلاً وھاب (بہت دینے والا)، خلاق (بہت پیدا کرنے والا) اور رزاق (رزق عطا کرنے والا) وغیرہ انفرادی طور پر تجلی فرمائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کسی وقت صفات متعددہ ایک ساتھ تجلی فرمائے کبھی صاحبِ تجلی صفات افعالی میں سے کسی صفت کا مظہر بن جاتا ہے اور وہ فعل اس سے صادر ہوتا

ہے یعنی وہ چیزیں پیدا کرتا ہے مخلوق کو روزی پہنچاتا ہے موت دیتا ہے یا زندہ کرتا ہے اور کبھی صفات متعالیہ کا مظہر بن جاتا ہے یعنی خالقیت بھی ، رزاقیت بھی ، قاہریت بھی غافریت بھی وغیرہ اکثر اوقات تجلیات افعالی انوار متلونہ سے متمثل ہو کر تمام رنگوں میں تجلی فرماتی ہیں یعنی سبز ، نیلا ، سرخ ، زرد ، سفید اور ملے جلے رنگ۔

تجلیاتِ افعالی کے مراتب

جان لے !اللہ تعالی تجھے مراتب انوار و تجلیات کی معرفت بخشے (آمین) انوار متلونہ اور تجلیاتِ متعینہ کے درمیان "عموم وخصوص من وجہ" کی نسبت ہوتی ہے یعنی یہ لازم نہیں ہے کہ تجلی ضرور بضرور کسی نوری لباس سے ملون (رنگین) ہو کیونکہ تجلی نوری بھی ہوتی ہے اور صوری بھی۔ تجلی ذوقی بھی ہوتی ہے اور معنوی بھی۔اسی طرح یہ بھی لازم نہیں کہ ہر نور نورِ تجلی ہو یعنی ممکن ہے کہ جو نوری عالم دکھائی دیتے ہیں ،وہ تجلی نہ ہو بلکہ نور طاعت ہو یا نور خلق ہو یا انبیاء یا اولیاء کا نور ہو تجلی کی علامت دو چیزوں میں سے ایک ہے جو گزر چکا ہے یعنی وہ یا فنا ہے یا تجلی کے وقت تجلی کا علم ہونا ہے ان دو علامتوں میں سے کوئی ایک جس حال میں ملے جان لے کہ وہی تجلی ہے اما آثاری اپنے مرتبے میں ، افعالی اپنے مرتبے میں ، صفاتی اپنے مرتبے میں اور ذاتی اپنے مرتبے میں ہوتی ہے ۔

ہر که صاحبِ اصول است
باید که مقام شناس باشد

☆ جو صاحب اصول ہو اسے چاہیئے کہ وہ مقام شناس بھی ہو

وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ (--) ہم میں سے ہر ایک کا ایک مخصوص و معین مقام ہے

کو اپنا نصب العین بنائے تا کہ خطا، خلل، سہو اور پھسلن سے محفوظ ہو جائے تجلیات افعالی کے مراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ کثیر افعال کی تمام صفات انوار متلونہ کے لباس میں بڑے بڑے سمندر یا بڑے بڑے عالم دکھائی دیتے ہیں ان بڑے سمندروں یا جہانوں میں ربوبیت کے سالوں میں سے بہت سے سال سیاحت وغوطہ زنی کرتے ہیں۔

تجلیاتِ صفاتی کے مراتب

پھر تجلیاتِ صفاتی سامنے آتی ہے اس کی کئی قسمیں ہیں یعنی حی (زندہ)، علیم (دانا)، سمیع) سننے والا ، بصیر (بینادیکھنے والا) ، قدیر (قدرت رکھنے والا) ، مرید (صاحب ارادہ) یا متکلم (بولنے والا) وغیرہ ان میں سے ہر صفت الگ الگ تجلی فرماتی ہے اور کبھی تمام تعینات ملکی، ملکوتی، جبروتی اور کثرت جسمانی و روحانی حق تعالیٰ کی وحدت میں محاط (گھرا ہوا) اور حق تعالیٰ تمام پر محیط (گھیرا ہوا) مشاہدہ ہوتا ہے اس کو ہم عالم جبروت، اعیانِ ثابتہ ، واحدیہ اور جمع الجمع کہتے ہیں اور جس وقت اپنے مراتب پر تجلی فرماتا ہے یعنی بے رنگ ، بے نہایت نور ، بے کثرت تعینات مگر صرف تعین علمی یعنی صاحبِ تجلی خود کو دیکھتا ہے کہ وہ حضرت حق ہے اور کوئی تعین ،کوئی رنگ اور کوئی نہایت اس کے سوا نہیں ہے تمام وہی حضرت کل وحق مطلق ہے الوہیت کے سالوں میں سے بہت سے سال بلکہ بہت سے ادوار اس وحدت میں گزر جاتے ہیں یہ مراتبِ جبروتی اور تجلیاتِ صفاتی میں مرتبۂ اعلیٰ ہے جسے ہم احدیت الجمع اور ذات مع الصفات کہتے ہیں۔

تجلیاتِ ذاتی کے مراتب

اس وقت تجلی ذاتی دکھائی دیتی ہے یہ فنائے صرف سے عبارت ہے یعنی صاحبِ تجلی

ایسا محو، نابود اور معدوم ہو جاتا ہے کہ اس کا کچھ باقی نہیں رہتا اور سے کوئی احساس نہیں رہتا کیونکہ اگر شعور و علم ہو جیسے عالمیت تو یہ معلومیت کا مقتضی ہے جب تک علم باقی رہتا ہے اس میں دوئی باقی رہتی ہے وحدت صرف اور وجود مطلق نہیں ہوتا۔

اس مقدمے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذات حق کو دیکھنا محال ہے کیونکہ ذات حق کا خارج میں کوئی وجود نہیں ہوتا یہ امرِ اعتباری اور وجودِ ذہنی ہے جب ذات حق کے لئے خارج میں صفات کمال سے معرا ہونا محال ہے اور ہمیشہ فی الواقع صفات کمال سے متصف ہوتا ہے جب ذات حق فی الواقع موجود نہیں ہے تو اس کا دیکھنا محال ہے اس معنی کی بناء پر فنائے صرف کو تجلی ذاتی کہتے ہیں کیونکہ ذات حق کا اثر یہ ہے کہ صاحب تجلی کو فانئ صرف اور محوِ محض کر دیتا ہے۔

تجلیات میں فنا اور اس کی دو اقسام

جان لے !اللہ تعالی تجھے تمام مراتب فنا سے فنا کردے (آمین) فنائے فنا لا یتناہی ہے تجلیات میں سے ہر ایک فنا کی مقتضی ہے اس مقدمہ کی بناء پر فنا لا یتناہی ہوتا ہے اما کلیت کے لحاظ سے فنا کی دو اقسام ہیں (۱) فنائے کلی (۲) فنائے جزوی

فنائے جزوی یہ ہے کہ صاحب تجلی کا تعین و تشخص فانی ہو جائے۔

فنائے کلی یہ ہے کہ تمام صفات سفلی و علوی اور تعیناتِ ملک و ملکوت ذات حق کے انوار کے پرتو میں ذرات کی مانند فانی ہو جائے۔

ان میں سے ہر ایک فنا پھر دو اقسام میں تقسیم ہوتی ہے (۱) فنائے دفعی (۲) فنائے تدریجی

ا۔ فنائے جزوی تدریجی

فنائے جزوی تدریجی یہ ہے کہ صاحب تجلی کے بعض اعضاء محو ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ (آہستہ آہستہ) اس کے تمام اعضاء و جوارح اور حواس وقوی محو ہو جاتے ہیں اس قسم کا محو ہو جانا طور صحو (عادات و اوصاف بشری کے مٹنے) کا مقتضی ہے۔

فنائے جزوی دفعی

فنائے جزوی دفعی یہ ہے کہ صاحب تجلی ایک دم آناً فاناً محو محض اور فانیٔ صرف بن جاتا ہے اس قسم کا محو ہو جانا طور سکر (مستی) کا مقتضی ہوتا ہے۔

فنائے کلی تدریجی

فنائے کلی تدریجی یہ ہے کہ پہلے موالید (پیدا کی ہوئی چیزیں) محو ہو جاتے ہیں پھر عناصر پھر افلاک، پھر ملکوت، پھر جبروت اور پھر صاحب تجلی خود۔ یہ طور فنا تجلیات جمالی کا مقتضی ہوتا ہے۔

فنائے کلی دفعی

فنائے کلی دفعی یہ ہے کہ تمام غیبی و شہودی تنزلات وتعینات صاحب تجلی سمیت ایک دم محو ہو جاتے ہیں یہ طور فنا تجلیات جلالی کا مقتضی ہوتا ہے فنا فی اللہ سب سے اعلیٰ فنا ہوتا ہے یعنی حضرت حق جل وعلا اپنے تمام صفات کے ساتھ اس پر تجلی فرماتا ہے اور صاحب تجلی حضرت حق میں فانی ہو جاتا ہے۔

بقاباللہ

جان لے اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ بقاباللہ میں رکھے (آمین) کہ فضائے فنا

لا یتناہی ہوتی ہے کیونکہ بقا فنا کے مقابل ہوتا ہے اس لئے فضائے بقا بھی لا یتناہی ہوتی ہے جس طرح فنائے جزوی، کلی، تدریجی اور دفعی ہے اسی طرح بقا کے بھی ہوا کرتی ہے اور تجلیات اسماء وصفات سے ہر ایک کو الگ الگ بقا ملتی ہے کیونکہ بقا باللہ ہر بقا سے اعلیٰ ہے وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی تمام صفات کے ذریعے تجلی فرماتا ہے اور بندے کو فانی بنا دیتا ہے اگر بندہ بھی عالم میں فنا پا جائے اور خود کو حضرتِ حق، حضرت کل، حضرت لا یتناہی (اللہ تعالیٰ) کی تمام صفاتِ آثاری، افعالی، صفاتی اور ذاتی سے متصف دیکھتا ہے تو اس کا علم تمام اشیاء کو محیط ہو جاتا ہے تمام اشیاء اس کی عبادت (تابعداری) کرتی ہیں اور تسبیح و تہلیل پڑھتی ہیں وہ جب چاہے سب کو معدوم کرے اور جب چاہے ایجاد (وتخلیق) کرے

فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ (ھود ۱۰۷) جو چاہے کر گزرنے والا ہے

بن جاتا ہے یہ بقاباللہ کا مقام ہے تمثیل کے طور پر کمل اولیائے زمان کے واقعات میں سے کچھ واقعات لکھے جاتے ہیں تاکہ فنا وبقا، صفات الوہیت سے متصف ہونا بحکم

تخلقوا باخلاق الله اللہ کے اخلاق سے متصف ہو جاؤ

مصرح ومبین (واضح وروشن) ہو جائے۔

میں نے ایک واقعہ میں نورِ سبز کا ایک بے نہایت عالم دیکھا وہاں میں نے ہزاروں دورِ اعظم پرواز کیا ایک ایک دور میں آٹھ آٹھ لاکھ بار تجلی فرمایا ہر ہر تجلی سے فنا و بقا پایا پھر میں کبوتری رنگ کے ایک ناپیدا کنار عالم میں پہنچا وہاں میں نے ہزاروں دورِ اعظم پرواز کیا وہاں حضرت حق نے اسی رنگ میں ایک ایک دور میں آٹھ آٹھ لاکھ بار تجلی فرمایا ہر ہر تجلی سے میں نے فنا و بقا پایا پھر میں سرخ رنگ کے ایک ناپیدا کنار عالم میں پہنچا وہاں میں نے ہزاروں دورِ اعظم پرواز کیا وہاں حضرت حق نے ایک ایک دور میں آٹھ

لکن اکثر الناس لا یومنون کوئی شک نہیں مگر اکثر لوگ اس کے آنے کا یقین نہیں رکھتے (الغافر ۵۹)

کے مطابق ضبط انتظام کے تحت کرۂ ارض پر فنا وتباہی ہو اور روئے زمین پر کوئی متنفس باقی نہ رہے اور

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٌ وَ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (الرحمٰن ۲۶،۲۷) سوائے پروردگار عالم کے جو بھی اس میں ہے فنا ہو جائیگا جو جلال و اکرام والا ہے

کا واقعہ ہو جائے اور حضرت مالک الملک کا خطاب

"لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ (غافر ١٦) آج ملک کس کی ہے؟"

جہاں سے ہو اس وقت کوئی ذی روح نہیں ہوگی جو اس خطاب الٰہی کا جواب دے سکے تب حضرت حق خود جواب میں فرمائیگا کہ

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (غافر ١٦) اللہ کے لئے ہے جو واحد اور زبردست ہے

اللہ کی قدرت

اے واقف اسرار ! جان لو کہ حضرت قادر مختار کائنات کو تباہ کرنے ، بنی آدم کو ہلاک کرنے ، صراط ، کتاب ، میزان ، اہل سعادت کو جنت میں اور اہل شقاوت کو دوزخ میں پہنچانے ہر ایک کو اپنے اپنے لئے مقرر مقامات میں داخل کرنے ، ثواب ، عقاب مقسوم فرمانے کے بعد پھر دوبارہ وسائط اور مرکبات کی بساط بچھا سکتا ہے یعنی بحکم

يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَائَكِ وَ يَا سَمَاءُ اَقْلِعِي (ھود ۶۶) اے زمین اپنا پانی جذب کر اور اے آسمان اپنا پانی روک دے

باب خاک کو شق فرما دے سمندروں ، خلیجوں اور دریاؤں میں مٹی بچھا دے یہاں تک کہ ان

میں زمین ظاہر ہو ، اس میں نباتات کے انواع لگائے ، حیوانات پیدا فرمائے اور کھنکتی مٹی سے آدمی پیدا کرے تا کہ بازار معاملہ اسرائے خلد کی منفعت نظام وسامان سے لیس ہوں اور

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات ۵۶) اور ہم نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے

کے تقاضا کے مطابق بندے اللہ کی سلطنت میں طاعت وعبادت اور کسب معرفت میں مشغول ہوں یوں خوش نصیب بہشت میں پہنچیں اور بدبخت دوزخ میں گرفتار ہوں اس معنی میں دین اسلام اور شریعت سیدالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی رد و قدح لازم نہیں آتا۔

حشر اجساد

اے بندوں کے ہادی !جان لو! کہ حشر اجساد علمائے ربانی اور حکمائے یونانی کے نزدیک متفق علیہ ہے لیکن علماء حکم

قَالَ مَنْ يُحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيمٌ کہا ان بوسیدہ ہڈیوں کو کون دوبارہ زندہ کریگا؟
قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِيْ أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فرمادیں کہ وہی جس نے پہلی بار پیدا کیا تھا
وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ (لیس ۷۸،۷۹) اور وہ ہر پیدائش سے خوب واقف ہے

سے جانتے ہیں کہ بوسیدہ ہڈیوں کا احیاء ضرور ہوگا اس کا منکر کافر ہے اور اللہ تعالی اسے شدید عذاب دیگا لیکن حکماء گردش افلاک اوران کی روے زمین پر اثرات کے تحت اس کے قائل نہیں

هر هیئت و هر نقش گر شد محو کنون
در مخزنِ روزگا ر گردد مخزون
چون باز همان وضع شود وضع فلك
ان پرده ای غیبش آورد حق بیرون

☆اگر تمام شکل وہیئت اور نقش ونگار مٹ جائیں اور خزانہ روزگار میں دفن ہوں

☆تو پھراسی وضع وقطع میں کائنات بن جائے گی اور اسے حق پردۂ غیب سے باہر لائے گا

یعنی حکت افلاک ایک گردش ہے جو اوضاع فلکی کے اقتضاء کے مطابق ہوتی رہتی ہے جب گردش کے حساب سے افلاک میں وہی اوضاع ظہور میں آتے ہیں قران، ادوار، اکوار، رتق، فتق ،اتصالات، واتراجات جزوی ان اوضاع کی مجموعی ہیئت جو اقتضاء کرتی ہیں بعینہ بلاکم وکاست ہوتی ہیں ان مقدمات کی بنیاد پر لازم آتا ہے کہ دوراعظم میں بالکل یہی روح بعینہ اسی جسم پر قابض ہو اور وہ بوسیدہ ہڈیاں جن سے پہلی بار روح کو زندگی ملی تھی، پھر دوبارہ روح کو وہی زندگی مل جائے-

مقصد یہ ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کا احیاء صاحب شرع وحکمت کے نزدیک ہر حال میں متفقہ ہے اگرچہ کیفیت اور حیثیت میں اختلاف ہے عوم اہل؟؟؟ اس کی کیفیات میں گہرے غور وفکر کی مکلف نہیں ہیں لیکن اس پر علی الیقین اعتقاد رکھنا کہ حشر اجساد جب کلام اللہ کی نص میں موجود ہے، اور دوسری وجوہ کا احتمال نہیں ہے البتہ ہوسکتا ہے کہ حضرت اللہ تعالی تمام مکاشفین کو کمال عرفان تک پہنچائے اور تمام عارفین کو کشف وعیان کا مظہر بنائے بحرمۃ کمل اولیاءً من الاقطاب الی الافراد (آمین)

فہرست آیات

لَاٰتِیَنَّهُمْ مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَ الخ

وَاِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنَ

اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً

اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ الخ

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ

وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ

اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ محیط

اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّارَیْبَ فِیْهَا وَ لکن اکثر الناس الخ

اِنَّالِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ

اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ الخ

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ الخ

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

اَتَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الخ

لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ

اتُدرِکُهُ الۡاَبۡصَارُ وَ هُوَ یُدرِكُ الۡاَبۡصَارَ ۔

ثُمَّ نُفِخَ فِیۡهِ تَارَةً اُخۡرٰی فَاِذَاهُمۡ قِیَامٌ یَّنۡظُرُوۡنَ

سَنُرِیۡهِمۡ اٰیَاتِنَا فِیۡ الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡ انفسهم الخ

وعلمناه من لدنا علما

فَعَّالٌ لِمَا یُرِیۡدُ

فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَرَضٌ فَزَادَهُم اللّٰهُ مَرَضًا الخ

قَالَ نُوۡحُ رَبِّ لِاتَذَرۡ عَلَی الۡاَرۡضِ مِنَ الۡکَافِرِیۡنَ الخ

قَالَ مَنۡ یُّحۡیِ الۡعِظَامَ وَ هِیَ رَمِیۡمٌ قُلۡ یُحۡیِهَا الَّذِیۡ الخ

قَالَ لِاَهۡلِهِ امۡکُثُوۡا اِنِّیۡ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّیۡ الخ

کُلَّ مَنۡ عَلَیۡهَا فَانٌ وَ یَبۡآقٰی وَجۡهُ رَبِّكَ الخ

وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ الخ

لِمَنِ الۡمُلۡكُ الۡیَوۡمَ؟

لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ

لَیۡس کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ

ماکذب الفواد مارای

وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلَهٗ مَقَامٌ مَّعۡلُوۡمٌ

وَ نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَصَعِقَ مَنۡ فِیۡ السَّمٰوَاتِ وَ مَنۡ فِیۡ الۡاَرۡضِ الخ

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ

هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ
وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ
وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ
یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَائَكِ وَ یَا سَمَاءُ اقْلَعِیْ
یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوَات الخ
یَوْمَ تُبْلَی السَّرَائِرُ

فہرست احادیث و روایات

اَبْدَانُهُمْ فِیْ الدُّنْیَا وَ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ الْاٰخِرَةِ
اِتَّقُوْا فَرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ
اَلنَّاسُ یُنَامُ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَهُوْا
اِنَّ فِیْ جَسَدِ اِبْنِ اٰدَمَ لَمُضْغَةٌ اِذَا صلحت صلح الجسد الخ
اول ما خلق الله العقل
اول ما خلق الله نوری
اول ما خلق الله القلم

تخلقوا باخلاق الله

رَئَیْتُهٗ فَعَرَفْتُهٗ لَمْ اَعْبُدْ رَبًّا لَمْ اَرَه

سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

اَلطُّرُقُ اِلَى اللّٰهِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَايِقِ

اَلظَّاهِرُ عُنْوَانُ الْبَاطِنِ

لايَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ اِلَىَّ بِالنَّوَافِلِ الخ

لِىْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسْعَنِیْ فِيْهِ الخ

مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُه

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

فہرست مصرع اول اشعار

آئنه دل چوں شود صافی و پاك

از مركز خاك تا نهم مركز چرخ

ای اهل درد جوشی

ای ترا با هر دلی كاری دگر

بحر محيطِ قِدَم

بزیر پرده ای هر ذره پنهان

به مراتِ وجودِ جمله ذرات

جمالك فی كل الحقائق ساير

چون تو اورا همه بینی همه دانی بیقین

دران حین که من حق مطلق شوم

رنج بردم روز و شب عمری دراز

قطره بدریا شده

قطره چون در بحر افتاد و شده فانی ز خویش

وقتی که مشاهده فرماید

هر که صاحبِ اصول است

هر هیئت و هر نقش گر شد محو کنون

Book No:..........
Date:..........